Titas FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.banglardinkaal.com
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

ASGHAR ALI MOHAMMED ALI PERFUMERS LUCKNOW
Manufacturer of : All Kinds of Indian Attars Rose Water Kewra Water & Saffron
Aslam Ali Alam Ali & Bros.
Near Nakhuda Mosque 93, Rabindra Sarani
(122, Lower Chitpur Road) Kolkata - 700 073
e-mail : asifperfume@gmail.com | (S) 033-22356783 (M) 9830144669

Pages-08 ● 316:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Saturday, 28th November 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166 ● کلکتہ ● سنیچر ۲۸ رنومبر ۲۰۲۶ء ● بمطابق ۱۷ رجمادی الآخر ۱۴۴۸ھ

تمام ریاستوں میں لوک سبھا کی نشستوں میں 50 فیصد اضافہ کیا جائے گا اور یہ تعداد 25 سال تک برقرار رہے گی: مودی



27رنومبر: یونین کابینہ نے جمعہ کے روز نئے بل کے مسودے کی منظوری دی۔ اتفاق سے، اسی صبح ڈی ایم کے (DMK) کے سربراہ ایم کے اسٹالن نے ایک خاص مطالبہ کیا تھا کہ اگر تمل ناڈو کے حصے میں لوک سبھا کی 7.2 فیصد نشستیں آنے کی ضمانت دی جائے تو ان کی پارٹی اس بل کی حمایت کرے گی۔ کچھ سیاسی مبصرین کے مطابق، اس مطالبے کو تسلیم کر کے مودی حکومت نے ڈی ایم کے کے 22 لوک سبھا ارکان کی حمایت حاصل کر لی ہے۔

پارلیمنٹ کا ایک توسیعی اجلاس 30 نومبر سے شروع ہونے والا ہے۔ سرکاری ذرائع کے حوالے سے آنے والی اطلاعات کے مطابق، مرکزی حکومت اس اجلاس کے دوران 131 ویں آئینی ترمیمی بل کو منظور کرانے کی کوشش کر سکتی ہے—جس میں لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد میں اضافہ، ان کی دوبارہ تقسیم، اور خواتین کے لیے نشستیں مختص کرنے (ریزرویشن) کی تجاویز شامل ہیں۔ لوک سبھا کا اجلاس پیر، 30 نومبر کو اور راجیہ سبھا کا اجلاس بدھ، 2 دسمبر کو شروع ہونا طے پایا ہے؛ دونوں ایوانوں کی کارروائی 3 دسمبر تک جاری رہے گی۔ مودی کابینہ نے جمعہ کو فیصلہ کیا کہ اس مدت کے دوران بل کی منظوری کے لیے کوششیں کی جائیں گی۔

چونکہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران لوک سبھا کی سیاسی صورتحال تبدیل ہوئی ہے، ایسے میں مودی حکومت نشستوں کی دوبارہ تقسیم سے متعلق اس بل کی منظوری کو یقینی بنانے کے لیے کیا حکمت عملی اپنا سکتی ہے؟

چونکہ ابھی تک نئی مردم شماری نہیں ہوئی ہے، اس لیے کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نشستوں کی متناسب تقسیم کا تعین کرنے کے لیے 1971 کی مردم شماری کو بنیاد بنانے کے موجودہ نظام (فریز) کو مزید 25 سال کے لیے برقرار رکھا جائے۔ نتیجتاً، ریاستوں کے درمیان نشستوں کی متناسب تقسیم 2051 تک بدستور برقرار رہے گی۔ اس سے قبل یہ طے پایا تھا کہ نشستوں کی دوبارہ تقسیم کے لیے آئینی ڈیڈ لائن (آخری تاریخ) کا تعین 2026 کے بعد ہونے والی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ تاہم، بل کی منظوری کے عمل کو تیز کرنے کی کوشش میں، اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر نشستوں کی تقسیم کے تناسب کو 2051 تک برقرار رکھا جائے۔

ایم کے اسٹالن کی ڈی ایم کے (باقی صفحہ 5 پر)

شوبھندو کی خوش رنگ اسکیمیں

کولکاتا، نیوٹاؤن، آسنسول میں جدید طرز کے اسپتال

مناسب قیمتوں پر دوائیاں، 100 امرت سنٹرس کا وعدہ



انڈال 27 نومبر: جمعہ کو وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری انڈال پہنچے اپنی ساتھ کئی کارگر اسکیموں کے ساتھ، وہیں انہوں نے بھری مجلس میں ایک کینسر اسپتال بنانے کا وعدہ کیا اور سنگ بنیاد بھی رکھا، پھر انہوں نے سری جنی آڈیٹوریم میں ایک انتظامی بیٹھک کی۔ دوپہر کو ڈی ایم سے چوراہے پر 30 فٹ کا ایک ہنومان مورتی کا افتتاح کیا۔ وہاں سے وہ درگاپور پچھم کے بی جے پی رکن اسمبلی لکھن گھوڑیہ کے مکان پر ظہرانہ کے لئے گئے۔ انڈال سے واپسی کے وقت بھڑنگ کالی مندر میں انہوں نے پوجا کیا۔ اس کے بعد شام کو نیوٹاؤن کے کنونشن سنٹر میں تعلیمی دفتر کی تقریب میں شامل ہوئے۔ اتنا ہی نہیں وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ پہلے سواتھ ساتھی کے لئے 1700 اسپتالوں سے علاج ومعالجہ کی سہولت ملتی تھی لیکن اب ملک کے 38 ہزار استالوں سے تندرستی کی بقا کے لئے ساری سہولتیں ملیں گی۔ یہ بھی کہا کہ میں اس منچ سے سیاست بازی کرنے نہیں آیا۔ پھر میں کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت کھانے کے لئے 56 ہزار روپیہ مختص کیا تھا تین وقت کھانے کے لئے 56 روپے جب کہ ایک کپ چائے 20 روپے میں ملتی (باقی صفحہ 5 پر)



گنگا میں آلودگی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے مچھلیاں پہلے کی طرح دستیاب نہیں ہے۔ ریاستی وزیر دلیپ گھوش نے گنگا میں مچھلیاں چھوڑیں تاکہ مچھلیوں کی افزائش نسل ہو سکے اور لوگوں کو مچھلیاں دستیاب ہو سکے۔

'ہارس ٹریڈنگ کا بازار کھول رکھا ہے'، راؤت نے مودی حکومت پر لگایا اراکین پارلیمنٹ کی خرید وفروخت کا سنگین الزام

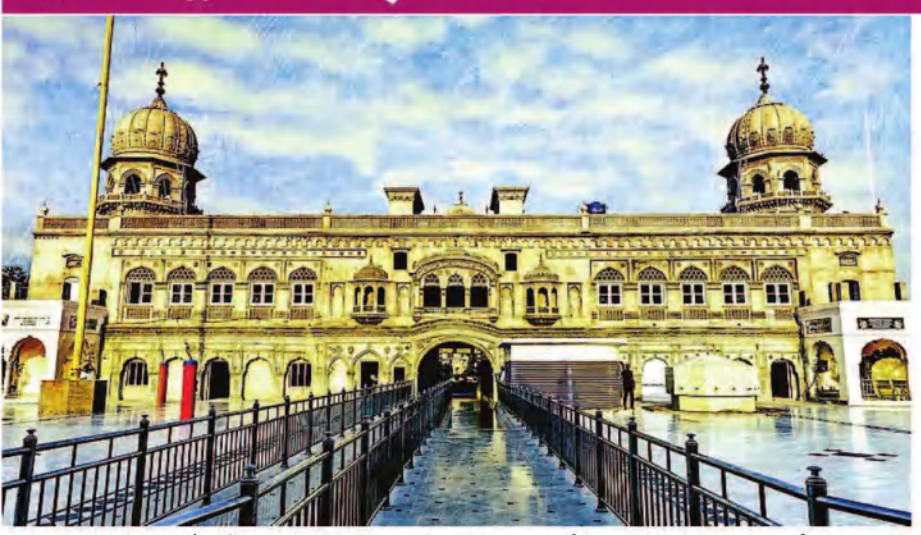
27رنومبر: ادھو بالا صاحب ٹھاکرے کی شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے حد بندی بل کی مخالفت کرتے ہوئے مرکزی حکومت پر اراکین پارلیمنٹ کی خرید وفروخت کا الزام لگایا ہے۔ سنجے راوت نے کہا کہ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا سے بھی رابطہ کیا گیا تھا، لیکن ادھو ٹھاکرے اس بل کے خلاف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آندھرا پردیش اور جھارکھنڈ کے 2 اراکین پارلیمنٹ ایجنٹ بن کر گھوم رہے ہیں۔ اراکین پارلیمنٹ کو خریدنے کے لیے 150 کروڑ روپے کی بولی لگائی جا رہی ہے۔ سنجے راوت نے الزام لگایا کہ حکومت نے ہارس ٹریڈنگ کا بازار کھول رکھا ہے۔ اراکین پارلیمنٹ کی خرید وفروخت ہو رہی ہے اور انہیں 150 کروڑ (باقی صفحہ 5 پر)

'مودی-شاہ کی سازشی جوڑی ہمیشہ کی طرح جھوٹ پھیلا رہی'، خاتون ریزرویشن بل معاملہ پر کانگریس کا تبصرہ



27رنومبر: پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیے جانے کے بعد سے سیاسی ہلچل اچانک بہت بڑھ گئی ہے۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ انتخابی حلقوں کی حد بندی سے متعلق بل اور خاتون ریزرویشن بل کو اس پارلیمانی اجلاس میں منظوری مل سکتی ہے۔ مرکز کی مودی حکومت ان دونوں بلوں کو پاس کرانے کے لیے پورا زور لگا رہی ہے، حالانکہ کانگریس نے برسر اقتدار طبقہ کی طرف سے پھیلائی جا رہی ایک خبر کو 'جھوٹ پر مبنی' قرار دیا ہے۔ خاتون ریزرویشن بل سے متعلق کانگریس کا کہنا ہے کہ وہ تو پہلے ہی پارلیمنٹ سے منظور ہو چکا ہے، ضرورت فوراً اس (باقی صفحہ 5 پر)

پاکستان سفر پر گئے پنجاب کے 3 سکھ زائرین لاپتہ، دہلی سکھ گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی نے جانچ کا کیا مطالبہ



27رنومبر: گرونانک دیو کی 557 ویں جینتی کے موقع پر تاریخی سکھ مذہبی مقامات کی زیارت کے لیے پاکستان گئے پنجاب کے 3 سکھ زائرین لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد دہلی سکھ گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی (ڈی ایس جی ایم سی) نے پاکستانی حکام سے اس معاملے کی فوری تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ لاپتہ سکھ زائرین کی شناخت جالندھر کے بکر سنگھ، ترنتارن کے بکرم جیت سنگھ اور امرتسر کے ہرپریت سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔

25 نومبر کو پاکستان میں سکھ یاتریوں کا ایک بڑا گروپ ننکانہ صاحب (گرونانک دیو کی جائے پیدائش پر واقع گردوارہ) سے حسن ابدال کے گردوارہ پنجہ صاحب جا رہا تھا۔ اس سفر کے دوران 3 زائرین اپنے باقی گروپ سے الگ ہو گئے یا راستہ بھٹک گئے۔ اب تک ان کے بارے میں کوئی خبر یا اطلاع نہیں ملی ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ ڈی ایس جی ایم سی (باقی صفحہ 5 پر)

ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73۔ چترنجن ایونیو، کولکاتا۔ 700012
A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)
DEPARTMENT AVAILABE
• GENERAL MEDICINE
• CHEST MEDICINE
• DIABETIC
• DIABETIC FOOT CARE
• CARDIOLOGY
• SURGERY (GENERAL & LAP)
• GASTROENTEROLOGY
• NURSERY
• ORTHOPAEDIC
• UROLOGY
• GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
• NEUROLOGY & NEUROSURGERY
• NEPHROLOGY
• CANCER SURGERY
• CANCER MEDICINE
• PAEDIATRICS
• DENTISTRY
• OPHTHALMOLOGY
• ENT
• DERMATOLOGY
• PLASTIC SURGERY
PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)
• PATHOLOGY
• DIALYSIS
• CT SCAN
• X-RAY
• ECG
• ECHOCARDIOGRAPHY
• ENDOSCOPY
• PHYSIOTHERAPY
• ULTRASONOGRAPHY WITH
• COLOUR DOPPLER
24x7 EMERGENCY SERVICE
FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

بچیوں کی تعلیم، تحفظ اور خود کفالت پر زور، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ: امیش رائے



ہوڑہ:27/نومبر،(محمد شعیب عالم) خواتین کے تحفظ اور انہیں بااختیار بنانے کی باتیں صرف نعروں تک محدود نہیں رہنی چاہئیں بلکہ کم عمری کی شادی جیسی سماجی برائیوں کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات ضروری ہیں۔ یہ بات ریاستی وزیر مملکت برائے بلدیات وشہری ترقیات امیش رائے نے جمعہ کے روز ہوڑہ کے شرت سدن میں منعقدہ ضلع سطح کے بیداری پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔'چائلڈ میرج فری بھارت' مہم کے تحت اور کم عمری، نابالغوں اور جبری شادی کے خاتمے کے عالمی دن کے موقع پر ہاوڑہ ضلع انتظامیہ اور محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے اس پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس موقع پر بچوں اور نوعمر لڑکیوں کے حقوق، تعلیم، تحفظ اور کم عمری کی شادی کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کی گئی۔تقریب کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر امیش رائے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے 'بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ' تقریب کے تحت ملک بھر میں کم عمری کی شادی کی روک تھام کے لئے بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ ہوڑہ میں بھی طالبات کی ریلی نکالی گئی اور انہیں خود کفیل بننے کا پیغام دیا گیا۔اس موقع پر ادے نارائن پور اور جگت بلبھ پور کی دو نوجوان لڑکیوں نے اپنے تجربات بیان کئے جن کی کم عمری میں شادی ہوگئی تھی لیکن انتظامیہ کی مدد سے وہ دوبارہ معمول کی زندگی کی جانب لوٹ سکیں۔دونوں کو ان کی حوصلہ افزائی کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔ وزیر نے اس پہل کے لئے ضلع انتظامیہ کی ستائش کی۔امیش رائے نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ چند دہائیوں کے دوران مغربی بنگال میں کم عمری کی شادی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ان کے مطابق کم عمری میں حمل ٹھہرنے سے لڑکیوں کو سنگین جسمانی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض معاملات میں ان کی موت بھی ہو جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ دیہی، غریب اور اقلیتی آبادی والے علاقوں میں یہ مسئلہ زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ بیداری مہم چلانے کے دوران بعض مقامات پر مخالفت اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔حکومت کم عمری کی شادی کے خلاف سخت موقف رکھتی ہے اور ضرورت پڑنے پر مزید سخت اقدامات کیے جائیں گے۔دوسری جانب جرائم کے خاتمے کے معاملے پر بھی وزیر نے سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بارہ واقعات میں بارہ انکاؤنٹر کی ضرورت پیش آئے تو ایسا کیا جائے گا۔ تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ ہر جرم کے بدلے انکاؤنٹر کے حق میں نہیں ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی ملزم پولیس حراست سے فرار ہونے کی کوشش کرتا ہے تو پولیس حالات کے مطابق ضروری کارروائی کرے گی۔آسنسول کے واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاشرے کو صحیح راستے پر لانے کے لئے سخت اقدامات کی ضرورت پڑی تو حکومت پیچھے نہیں ہٹے گی۔خواتین اور لڑکیوں پر مظالم، منشیات کے کاروبار اور غیر قانونی اسلحہ کی تجارت کے خلاف بھی حکومت کے سخت اور غیر مفاہمتی موقف کا اظہار کیا۔تقریب میں ہوڑہ کی ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر پی دیپا پریا، محکمہ خواتین واطفال بہبود کی انچارج افسر پرینکا بالا، ضلع سماجی بہبود افسر تیرتھنکر گوہا رائے، ہوڑہ دیہی ضلع پولیس کے ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر ایتابھ کونار، ہوڑہ سٹی پولیس کی اے سی پی نارتھ-1 سمبیتی چکرورتی سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

ہگلی: چائلڈ میرج فری بھارت' مہم کے تحت بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اور نشہ مکت بھارت ابھیان کا پیغام



ہگلی:27/نومبر،(محمد شعیب عالم) ملک کو کم عمری کی شادی سے پاک بنانے اور بچوں، بالخصوص لڑکیوں کے حقوق کے تحفظ کے مقصد سے جمعہ کے ہگلی ضلع میں بیداری تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ مغربی بنگال حکومت کی جانب سے جاری 'چائلڈ میرج فری بھارت' (Child BharatFree-Marriage) مہم اور کم عمری، نوعمری اور جبری شادی کے خاتمے کے عالمی دن کے موقع پر ان تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ان پروگراموں کے ذریعے عوام میں کم عمری کی شادی کے نقصانات، بچیوں کی تعلیم، خواتین کے تحفظ اور سماجی ذمہ داری کے تعلق سے بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہگلی ضلع میں رابندر بھون میں صبح 30:11 بجے ضلعی سطح کا اوریئنٹیشن تقریب منعقد ہوا۔ دونوں پروگراموں میں سرکاری محکموں اور متعلقہ شعبوں کے نمائندوں کی شرکت رہی۔ہگلی ضلع میں منعقدہ تقریب کے دوران کم عمری کی شادی کے خاتمے کے ساتھ ساتھ بچوں اور نوعمروں کے تحفظ سے متعلق امور پر خصوصی توجہ دی گئی۔اس پروگرام کا اہتمام سوشل ویلفیئر سیکشن، ہگلی ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ اور ڈسٹرکٹ چائلڈ ہیلپ لائن کی جانب سے کیا گیا تھا۔تقریب کے اسٹیج پر مختلف شعبوں سے وابستہ افسران اور نمائندے موجود تھے۔ پروگرام کے دوران شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ کم عمری کی شادی بچوں کے مستقبل، تعلیم، جسمانی و ذہنی نشوونما اور سماجی زندگی پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے، اس لیے اس روایت کے خاتمے کے لئے انتظامیہ کے ساتھ سماج کے ہر طبقے کو آگے آنا ہوگا۔تقریب میں پودا پیش کر کے مہمانوں کا استقبال بھی کیا گیا، جو ماحولیات کے تحفظ اور مثبت سماجی پیغام کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا۔دونوں اضلاع میں منعقدہ پروگراموں میں 'بال ویواہ مکت بھارت ابھیان' (BVMB)، 'بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ' (BBBP) اور 'نشہ مکت بھارت ابھیان' (NMBA) سے متعلق امور بھی شامل رہے۔ ان مہمات کے ذریعے بچیوں کی تعلیم کو فروغ دینے، لڑکیوں کے حقوق کے تحفظ، بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے اور نوجوان نسل کو نشے کی لعنت سے دور رکھنے کی اہمیت اجاگر کی گئی۔مقررین اور منتظمین کی جانب سے یہ پیغام دیا گیا کہ کم عمری کی شادی صرف ایک خاندانی مسئلہ نہیں بلکہ ایک اہم سماجی مسئلہ ہے۔ اس کے خاتمے کے لیے والدین، اساتذہ، سماجی کارکنان، مقامی اداروں اور عوامی نمائندوں کو مشترکہ طور پر کام کرنا ہوگا۔بچیوں کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنا اور انہیں اپنے مستقبل کے فیصلے کرنے کے قابل بنانا بھی اس مہم کا اہم مقصد ہے۔واضح رہے کہ 27 نومبر کو منعقدہ ان پروگراموں کا بنیادی مقصد کم عمری، نوعمری اور جبری شادی کے خلاف عوامی شعور بیدار کرنا اور ایک ایسے سماج کی تشکیل کی کوشش کرنا تھا جہاں ہر بچہ محفوظ ہو، ہر بچی کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے اور کسی بھی بچے کا بچپن شادی جیسی ذمہ داریوں کی نذر نہ ہو۔

اب ترنمول کا کوئی وجود نہیں، شوبھندو کی اپوزیشن لیڈر کو لیکر تنقید

درگا پور، 27/نومبر: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس کرشنا راؤ کی سنگل بنچ کے حکم پر اگلے 10 دنوں تک ریاستی اسمبلی میں کوئی اپوزیشن لیڈر نہیں ہوگا۔ ہائی کورٹ نے اسمبلی اسپیکر راتھیندر راہا سو کی تقرری کے فیصلے کو منسوخ کر دیا۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے اس معاملے پر ریاست کی سابق حکمراں جماعت ترنمول کانگریس پر تنقید کی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپوزیشن لیڈر کون ہوگا اس کا حتمی فیصلہ اسپیکر کریں گے۔واضح رہے کہ درگاپور میں ایک انتظامی میٹنگ کے بعد جب اس بارے میں پوچھا گیا تو شوبھندو نے کہا کہ ٹی ایم سی پارٹی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ترنمول پارٹی سے اپوزیشن لیڈر کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس پارٹی کا کوئی وجود نہیں۔ اب دو پارٹیاں ہیں، ایک ڈیموکریٹک ترنمول کانگریس اور ممتا ترنمول کانگریس۔ پھر اپوزیشن لیڈر کون ہوگا؟ وزیر اعلیٰ نے اس معاملے پر کہا کہ جہاں تک میں جانتا ہوں، ڈیموکریٹک ترنمول کانگریس کے زیادہ ایم ایل اے ہیں۔لہٰذا اب اسپیکر کیا کریں گے ان کا کام ہے۔لیکن میں جانتا ہوں کہ پارلیمانی جمہوریت میں پارٹی لیڈر اپوزیشن پارٹی سے ہوتا ہے جس کے زیادہ ایم ایل اے ہوتے ہیں۔ اب ترنمول کا کوئی وجود نہیں ہے۔اس کے نتیجے میں ان کی شکایت کا بھی کوئی وجود نہیں رہا۔خیال رہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد، سابق اپوزیشن لیڈر رتیرتا بنرجی نے کہا کہ جب اسپیکر رتھندر راہا سو نے فیصلہ لیا تو پارٹی آل انڈیا ترنمول کانگریس تھی۔اس وقت وہ پارٹی دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ ریتابرت نے کہا کہ 22 جون کو اروپ رائے کو ایک خصوصی اجلاس کے ذریعے آل انڈیا ترنمول کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔ بعد میں ہم نے الیکشن کمیشن سے رجوع کیا۔ ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ نتیجے کے طور پر، DTMC اور MAITC ابھرے اور دو الگ الگ انتخابی نشانات الاٹ کیے گئے۔ لہٰذا جب فیصلہ لیا گیا، نہ تو DTMC اور نہ ہی MAITC موجود تھا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ چونکہ ان کے پاس اکثریت ہے، اسپیکر انہیں قائد حزب اختلاف منتخب کرنے کے لیے بلائے گا۔

اے ٹی وی ایم سہولتوں کی تقرری کے لئے ان ریزرو ٹکٹ جاری کرنا اسٹیشنوں میں ہوڑہ ڈویژن کے

عرضی نوٹ نمبر: کوم/سی ایف/اے ٹی وی ایم-ٹیک/ایچ ڈبلو ایچ 4/26 بتاریخ: 01.12.2026

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، ہوڑہ ڈویژن سے عرضی مطلوب ہے سبکدوش ریلوے ملازمین اور جنرل پبلک کی تقرری کے لئے سہولتوں پر ان ریزرو ٹکٹ جاری کرنے کے لئے بذریعہ خود کار ٹکٹ وندنگ مشین (اے ٹی وی ایم) سے جو نصب ہوں گے اسٹیشنوں میں ہوڑہ ڈویژن کے (1) سبکدوش ریلوے ملازمین جو پہلے آئیں گے ان کا انتخاب ہوگا اور زوجہ/ سبکدوش ریلوے ملازمین کے بچے سہولتوں کے لئے تقرری کی پیشکش جو کہ ذیل میں دیئے جارہے ہیں (i) سبکدوش ریلوے ملازمین (ii) زوجہ/ بالغ بچے سبکدوش ریلوے ملازمین کے (ایک فرد کے لئے ایک اگر سبکدوش ریلوے ملازمین کے ہوں گیان کو لئے جائیں گے بیٹے/ بیٹی کو) کوئی بھی سبکدوش ریلوے ملازم اور ان کی زوجہ/ بچے سبکدوش ریلوے ملازم کے نہ ہوں گے تو ان کی عرضی کو عام پبلک کے طور پر سمجھا جائے گا (2) اگر ایک سے زیادہ عرضیاں تقرری کے لئے آئیں گے انتخاب کا عمل ہوگا لاٹری کے ذرا سے (3) اے ٹی وی ایم سہولت کا میعاد رہے گا 31.03.2029 تک (4) ریلوے ان کام کے لئے ادائیگی کرے گا، فائدہ اٹھانے والے کی اہلیت 3% ٹکٹ کی قیمت پر کمیشن دیا جائے گا قانون کے مطابق (5) **ایک اسٹیشن کے لئے ہی عرضی دینی ہوگی** (6) اگر کوئی عام فرد اس کام سے جڑنا چاہے لڑکے/لڑکی تو ان کے لیقابل ادائیگی روپے، سیکورٹی ڈپازٹ کام کے آغاز میں ہی ادا کرنے ہوں گے۔50,000 برائے این ایس جی-1 اور این ایس جی-2 اور 25,000 دیگر اسٹیشنوں کے لئے (7) تقرری اے ٹی وی ایم فائدہ گزار کے لئے ملازمین حقوق کے تحت منظور نہیں ہوں گے ریلوے میں کام کرتے ہوئے تقرری پورے ٹھیکہ پر ہوگا۔ فائدا ٹھانے والے کو فائدہ نہیں ملے گا ریلوے سروسز میں آنے کے بعد، نوکری میں تسلسل، بونس یا ریلوے پاس، آسانیاں وغیرہ کے۔(8) تقرری کے عام حالات میں فائدہ اٹھانے والے کو مزید گنجائش ہوگی اسٹیشنوں میں، اپلیکیشن فارم، اہلیت کے شرائط، معیار، انتخاب کے طریقے اور کام وغیرہ ٹنڈر فارم میں دستیاب ہوں گے جو کہ ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔"ٹنڈرز" ٹب کے ویب سائٹ سے www.er.indianrailways.gov.in اور پایا جاسکتا ہے دفتر سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، ہوڑہ ریل میوزم ہوڑہ-711101 سے (9) سربمہر عرضی کو ڈالنا ہوگا بکس میں جو کہ رکھا ہوگا۔دفتر، سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر ہوڑہ ڈویژن کے **عرضیاں وصول کی جائیں گی بذریعہ پوسٹ سے تو ان کو مسترد کردیا جائے گا** (10) **خاص تاریخیں** :ویب سائٹ پر عرضی شائع کردی گئیں ہیں اور یہ ڈاؤن لوڈ کیا جاسکے گا 02.12.2026 کو 11.30 بجے، درخواست دستیاب ہوں گے دفتر کے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر ہوڑہ ڈویژن اور اپلیکیشن فارم جمع ہوگا، 02.12.2026 کو 11.30 بجے سے **اپلیکیشن جمع کرنے کی آخری تاریخ ووقت: 28.12.2026 کو 11.30 بجے اپلیکیشن فارم کھلے گا** مورخہ: **28.12.2016 کو 11.45 بجے۔**

ڈویژنل ریلوے منیجر، ہوڑہ

EASTERN RAILWAY

Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

صحافیوں کے حقوق اور تحفظ کے لیے نئی پہل، پروگریسیو نیشنلسٹ جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی نئی کمیٹی تشکیل، چندر شیکھر باسوٹیا جنرل سکریٹری اور سنیت چکرورتی چیئرمین منتخب



کولکاتا تا 27 نومبر (نور عالم): مغربی بنگال میں صحافیوں کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے سرگرم تنظیم 'پروگریسیو نیشنلسٹ جرنلسٹس ایسوسی ایشن' کی نئی کمیٹی کی تشکیل نو عمل میں آئی ہے۔ جمعہ کے روز کولکاتا پریس کلب میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب کے دوران تنظیم کے نئے عہدیداران کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور ترجمان چندر شیکھر باسوٹیا کو تنظیم کا نیا جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا، جبکہ کولکاتا پریس کلب کے سابق صدر اور سینئر صحافی سنیت چکرورتی کو چیئرمین کی ذمہ داری سونپی گئی۔ تنظیم کی نئی قیادت میں دیگر تجربہ کار صحافیوں کو بھی اہم ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ سینئر صحافی نریش شریواستو کو ورکنگ پریسیڈنٹ، نوین رائے کو خزانچی اور مشتاق خان کو نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تنظیمی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایگزیکٹو کمیٹی میں درجنوں صحافیوں کو شامل کیا گیا ہے۔جنرل سکریٹری کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد چندر شیکھر باسوٹیا نے صحافیوں، بالخصوص ڈیجیٹل میڈیا سے وابستہ صحافیوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے اہم مطالبات پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال میں ڈیجیٹل میڈیا کے صحافیوں کو بھی سرکاری سطح پر مفت ہیلتھ انشورنس، مفت سفری سہولت اور مکمل قانونی تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ان مطالبات کے سلسلے میں تنظیم جلد ہی وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کو باضابطہ عرضداشت پیش کرے گی اور صحافیوں کے لیے ضروری سہولیات فراہم کرانے کی کوشش کرے گی۔ وہیں، نو منتخب چیئرمین سنیت چکرورتی نے ریاست بھر کے صحافیوں کو یقین دلایا کہ تنظیم ان کے حقوق اور پیشہ ورانہ آزادی کے تحفظ کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں کو بغیر کسی خوف، دباؤ یا رکاوٹ کے اپنی ذمہ داریاں انجام دینی چاہئیں۔ اگر کسی صحافی کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران کسی مشکل یا رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو تنظیم اس کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہے گی۔تقریب میں تنظیم کے سابق صدر اور بالی کے رکن اسمبلی سنجے سنگھ بھی خصوصی طور پر موجود تھے۔انہوں نے ریاست کے صحافیوں کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال حکومت کی جانب سے صحافیوں کو کام کرنے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آنے دی جائے گی، اور اگر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو تنظیم صحافیوں کے حق میں مضبوطی سے آواز اٹھائے گی۔قابلِ ذکر ہے کہ پروگریسیو نیشنلسٹ جرنلسٹس ایسوسی ایشن کا قیام 2020 میں عمل میں آیا تھا۔ تنظیم کے مطابق، گزشتہ چھ برسوں کے دوران اس نے مغربی بنگال کے مختلف علاقوں میں صحافیوں پر ہونے والے حملوں، مبینہ ہراسانی اور پیشہ ورانہ مشکلات کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ تنظیم نے مشکل حالات سے دوچار صحافیوں کو مالی اور قانونی مدد فراہم کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کیا ہے۔نئی کمیٹی کی تشکیل کے ساتھ تنظیم نے صحافیوں کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کی جدوجہد کو مزید مؤثر بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔اب دیکھنا یہ ہوگا کہ ڈیجیٹل میڈیا کے صحافیوں کے لیے ہیلتھ انشورنس، سفری سہولیات اور قانونی تحفظ جیسے اہم مطالبات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات کیے جاتے ہیں۔

☆☆

سوہم بار قتل معاملہ: گھولا پولس کو بڑی کامیابی، مزید چار ملزمان گرفتار



شمالی چوبیس پرگنہ 27 نومبر: (نور عالم) شمالی 24 پرگنہ کے مرگا چھا علاقے میں واقع سوہم بار میں پیش آئے قتل کے معاملے میں گھولا تھانے کی پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے مزید چار ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق مسلسل تفتیش اور کوششوں کے بعد چاروں ملزمان کو گزشتہ روز بایسر ہاٹ پولیس ضلع کے تحت بدوڑیا علاقے سے گرفتار کیا گیا۔ پولیس کی جانب سے جاری تفصیلات کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت ارون کمار گھوش عرف نیل (45)، سوجل سیٹھ (21)، آکاش رائے پاترا عرف بچھا (20) اور آکاش رائے (26) کے طور پر ہوئی ہے۔ چاروں ملزمان کا تعلق مدھیام گرام کے مختلف علاقوں سے بتایا گیا ہے۔اس معاملے میں اس سے قبل دیباسا داس عرف دیا کو 4 نومبر 2026 کو گرفتار کیا گیا تھا، جو فی الحال عدالتی حراست (Judicial Custody) میں ہے۔ تازہ گرفتاریوں کے بعد اس کیس میں گرفتار ملزمان کی مجموعی تعداد پانچ ہوگئی ہے۔ پولیس نے کارروائی کے دوران ایک سیاہ رنگ کی اسکارپیو اور ایک نارنجی رنگ کی ٹاٹا نیکسن کار بھی برآمد کی ہے۔ گرفتار چاروں ملزمان کو آج پیرک پور عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں پولیس نے مزید تفتیش کے لیے ان کی پولیس ریمانڈ کی درخواست کی ہے۔گھولا تھانے میں درج کیس نمبر 379/26، مورخہ 31 اکتوبر 2026، کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 103(1)، 118(2) اور 3(5) کے تحت معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قتل کے اس معاملے کے تمام پہلوؤں کی باریک بینی سے جانچ کی جارہی ہے۔اب دیکھنا ہوگا کہ پولیس ریمانڈ کے دوران تفتیش میں مزید کون سے اہم حقائق سامنے آتے ہیں۔

تکنیکی ترقی کیلئے کلکتہ اور ودیاساگر یونیورسٹی کا کھڑگپور IIT کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط



کھڑگپور، 27/نومبر: (عوامی نیوز سروس) ودیا ساگر یونیورسٹی نے جنگل محل میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے معیار کی مجموعی ترقی اور بہتری کے لیے 'ماڈلمدنی پور' کی تعمیر کی جانب ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے۔ جمعرات کو یونیورسٹی حکام نے ملک کے سب سے قدیم تکنیکی ادارے، کھڑگپور IIT کے ساتھ ایک اہم ایم او یو پر دستخط کیے۔ نہ صرف کھڑگپور آئی آئی ٹی، بلکہ انہوں نے اس دن ایشیا کے سب سے قدیم اعلیٰ تعلیمی ادارے کلکتہ یونیورسٹی کے ساتھ بھی ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے آغاز پر، تعلیمی برادری کا خیال ہے کہ یہ سہ فریقی تعلیمی تعاون جنگل محل کی تحقیق میں ایک نئی سمت دکھائے گا۔ ودیا ساگر یونیورسٹی کے وائس چانسلر دیپک کمار کرنے کہا کہ ان کا بنیادی مقصد آئی آئی ٹی کھڑگپور کی جدید ٹیکنالوجی اور انفراسٹرکچر کا استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ تحقیق میں آگے بڑھنا ہے۔ دوسری طرف، آئی آئی ٹی کھڑگپور کے ڈائریکٹر سمن چکرورتی نے مدنی پور کے ہنر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آئی آئی ٹی جنگل محل کے طلبہ اور محققین کو مصنوعی ذہانت اور صحت سائنس جیسے جدید مضامین میں ہر ممکن تعاون فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ مشترکہ کام کیا جائے گا تاکہ آئی آئی ٹی کی تحقیق کا فائدہ ودیا ساگر یونیورسٹی کے ذریعے جنگل محل کے دور دراز دیہاتوں تک پہنچایا جاسکے۔ یونیورسٹی کے وویکانند ہال میں منعقدہ اس بین الاقوامی کانفرنس میں ریاست کے سائنس، ٹیکنالوجی اور بائیوٹیکنالوجی کے وزیر کلیان چکرورتی، آئی آئی ٹی کھڑگپور کے ڈائریکٹر سمن چکرورتی اور پرتگال کی منہو یونیورسٹی کے پروفیسر ریکارڈو سلویسٹری کے علاوہ کئی نامور ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔ ٹیکنالوجی، انفراسٹرکچر اور ہنر کے باہمی تبادلے کے ذریعے ہی ایک مثالی یا ماڈلمدنی پور کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

طلبہ ریلوے کے تاریخی ورثے کو دیکھنے پہنچے

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): نوجوان نسل کو شاندار ورثے اور تاریخی یادگاروں سے متعارف کرانا اس مقصد کے ساتھ، آسنسول ڈویژن، ایسٹرن ریلوے نے ایسٹرن ریلوے ہائیر سیکنڈری اسکول میں ایک خصوصی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔اس موقع پر منعقدہ اس پروگرام میں طلبہ کو ریلوے کے آسنسول ڈویژن کی تاریخی عمارتوں، اداروں اور ورثے سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئیں آسنسول ڈویژن کے ماحولیات اور ہاؤس کیپنگ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت منعقد کیا۔ یہ عالمی ثقافتی ورثہ ہفتہ کی تقریبات کا حصہ تھا۔ پروگرام کی خاص بات ایک خصوصی ہیریٹیج پوسٹر تھا جس میں ڈویژن کی اہم تاریخی عمارتوں اور ریلوے کے ورثے کو دکھایا گیا تھا۔ پوسٹروں میں برنگٹن، آسنسول ریلوے اسٹیشن، ایسٹرن ریلوے ہائیر سیکنڈری اسکول، سبھا انسٹی ٹیوٹ، چٹاگانگ انسٹی ٹیوٹ، ڈو-رنگ انسٹی ٹیوٹ، اور ٹیگور انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ ہیریٹیج لوکوموٹیو تلوتما کو دکھایا گیا تھا۔طلبہ کو ان تاریخی مقامات کی تاریخی اہمیت اور خطے میں ہندوستانی ریلوے کی ترقی میں ان کے تعاون سے واقف کروایا گیا۔

☆☆

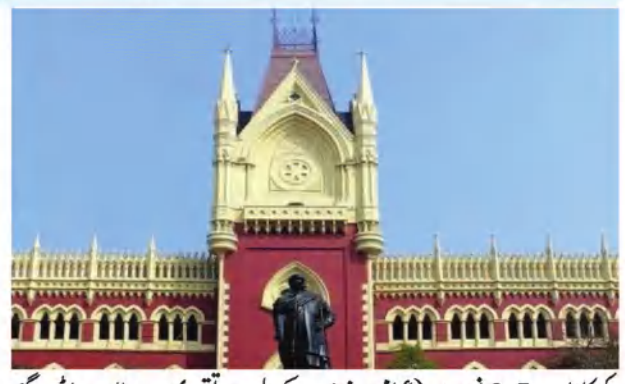


رابندر بھارتی یونیورسٹی، جوراسانکھو کے اجلاس میں شرکاء دیکھے جاسکتے ہیں۔

احتجاج کے درمیان CITU کارکنوں کی میٹنگ کا اہتمام

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): بی جے پی کارکنوں پر الزام ہے کہ انہوں نے نارتھ سی سالٹ کولیری میں سی آئی ٹی یو کے زیر اہتمام کارکنوں کی میٹنگ میں خلل ڈالا۔ CITU قائدین کے مطابق انتظامیہ کی جانب سے مناسب اجازت کے باوجود اجلاس میں خلل ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ تاہم احتجاج کے درمیان اجلاس کامیابی سے منعقد ہوا سی آئی ٹی یو کے رہنما کلیم الدین انصاری نے کہا کہ تنظیم لیبر کوڈ اور اجرت کے ساتھ ساتھ مزدوروں کو ان کے حقوق سے آگاہ کرنے میں مدد کرے گی۔ بورڈ سے خطاب کے لیے مہم چلا رہی ہے۔اس سلسلے میں رانی گنج سے کولکاتا تک مارچ کا اہتمام کیا جائے گا۔اس کے تحت انتظامیہ کی اجازت سے مختلف کولیریز میں ورکرز میٹنگز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ اجازت کے باوجود جلسوں میں خلل ڈالنے کی کوششیں جمہوری اور آئینی اقدار کے خلاف ہیں۔ انصاری نے کہا کہ مزدوروں کے حقوق اور حقوق کی لڑائی کو کوئی اپوزیشن نہیں روک سکتی۔ سرخ پرچم ہمیشہ کارکنوں کے ساتھ کھڑا رہے گا اور تنظیم اپنی تحریک جاری رکھے گی۔

ہائی کورٹ کی اپوزیشن لیڈر مقرر کرنے کیلئے اسپیکر کو 10 دن کے اندر نیا فیصلہ لینے کی ہدایت



کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) ترنمول کانگریس نے اسمبلی انتخابات میں 80 سیٹیں جیتی ہیں اور وہ ریاست کی اہم اپوزیشن پارٹی ہے۔ پارٹی صدر ممتا بنرجی نے شوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر منتخب کیا تھا۔ اس سلسلے میں ایک خط 9 مئی کو اسپیکر کو بھیجا گیا تھا۔ تاہم الزام ہے کہ اسپیکر نے اس فیصلے پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ بعد میں یہ الزام سامنے آیا کہ خط پر ایم ایل اے کے دستخط جعلی تھے۔ اس کے بعد یکم جون کو رتبرتا بنرجی اور ایٹالی کے ایم ایل اے سندیپن ساہا کو پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزام میں پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ 3 جون کو ترنمول کے باغی ایم ایل ایز نے اسپیکر کو ایک خط پیش کیا جس میں ریتابرت کو اپوزیشن کا لیڈر مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی بنا پر اسپیکر نے انہیں اپوزیشن لیڈر تسلیم کیا۔ اس فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے شوبھن دیو چٹوپادھیائے نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی۔ اس سے قبل 18 اگست کو ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے واضح کیا تھا کہ اسپیکر کسی سیاسی جماعت کا رکن ہوسکتا ہے، لیکن اسے اپنی آئینی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے غیر جانبدار رہنا چاہیے۔ قائد حزب اختلاف اور چیف وہپ کی تقرری کے لیے نہ صرف ایم ایل ایز کی تعداد بلکہ متعلقہ سیاسی جماعت کے فیصلے پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سماعت کے دوران جسٹس راؤ نے یہ بھی سوال کیا کہ 78 ایم ایل اے کے مطالبے پر 54 یا 56 ایم ایل اے کی رائے کو ترجیح کیوں دی گئی۔ عدالت نے اسپیکر سے سیاسی جماعت کے آئین اور قائد کے انتخاب سے متعلق تجویز پر بھی وضاحت طلب کر لی۔ جمعہ کے فیصلے میں اسپیکر کے پہلے کے فیصلے کو منسوخ کر کے نئے فیصلے کی ہدایت کی گئی ہے۔

مقدمہ واپس لینے سے شوبھندو ادھیکاری کو راحت

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) ریاست کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کو عدالت میں راحت ملی۔ ریاستی حکومت نے 2022 میں ہوڑہ کے سنکریل پولس اسٹیشن میں ان کے خلاف درج ایک پرانا مقدمہ واپس لے لیا۔ یہ مقدمہ ترنمول کے دور میں درج کیا گیا تھا۔ تاہم آج ریاستی وکیل نے کلکتہ ہائی کورٹ میں ریاست کی جانب سے کیس واپس لینے کی حتمی رپورٹ پیش کی۔ اس کے فوراً بعد جسٹس چیتالی چٹرجی داس نے کیس کو نمٹا دیا۔ اگرچہ وہ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد وزیر اعلیٰ کے طور پر منتخب ہوئے تھے، لیکن شوبھندو ادھیکاری کے خلاف متعدد قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ سنکرائل تھانے میں درج ایف آئی آر کی وجہ سے وزیر اعلیٰ کو کافی عرصے سے پریشانی کا سامنا ہے۔ شوبھندو کو 2021 سے 2026 تک ترنمول دور میں اپوزیشن لیڈر کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ اس وقت ان کے خلاف مختلف تھانوں میں مختلف مقدمات میں ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔ اس فہرست میں سنکریل تھانے میں 2022 کی ایف آئی آر بھی شامل تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کیس کو چیلنج کرتے ہوئے اور تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ 2025 میں اس معاملے میں تفصیلی سماعت کے بعد کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس جوئے سین گپتا نے شوبھندو ادھیکاری کو عبوری قانونی تحفظ فراہم کیا۔ دریں اثنا مئی 2026 میں ریاست میں تبدیلی آئی اور انہوں نے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا۔ اس بار شوبھندو نے ریاست کی طرف سے پیش کی گئی حتمی رپورٹ کی بنیاد پر سنکریل پولیس اسٹیشن کیس میں تصفیہ حاصل کر لیا۔ اس معاملے کی سماعت جمعہ کو کلکتہ ہائی کورٹ کی جسٹس چیتالی چٹوپادھیائے داس کی بنچ میں ہوئی۔ سماعت کے دوران ریاستی حکومت کی طرف سے حتمی رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ریاستی حکومت سنکریل پولس اسٹیشن کیس 2022 میں واپس لے رہی ہے۔ اس کے فوراً بعد جج نے کیس کو نمٹا دیا۔ تاہم رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کولکاتا پولس اور ریاستی پولس کے ذریعہ سیند و کے خلاف کل 32 مجرمانہ مقدمات زیر التوا ہیں۔ اس سے قبل اکتوبر 2025 میں ہائی کورٹ نے ان کے خلاف 15 ایف آئی آر کو خارج کر کے عبوری تحفظ دیا تھا۔

ترنمول حکومت کا خفیہ ڈینگو ڈیٹا کا انکشاف

3 برسوں کے اعداد و شمار میں خوفناک تصاویر



کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) الزام ہے کہ ترنمول کانگریس کی حکومت کے دوران ریاست میں ڈینگو انفیکشن اور اموات کے اصل اعداد و شمار کو چھپایا گیا تھا۔ یہاں تک دعویٰ کیا گیا ہے کہ ڈینگو سے متعلق مکمل معلومات مرکزی حکومت کو نہیں بھیجی گئی تھیں۔ اب 2023، 2024 اور 2025 کے ڈینگو کیسز اور اموات کے نئے اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ ریاستی وزیر صحت شرادوت مکھرجی کا دعویٰ ہے کہ موجودہ حکومت نے ڈینگو سے نمٹنے میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت نے ڈینگو پر قابو پانے میں مغربی بنگال کو بھی ایک مثال کے طور پر رکھا ہے۔ واضح ہو کہ نیشنل ویکٹر بورن ڈیزیز کنٹرول پروگرام کے مطابق 2023 میں ریاستی حکومت نے پہلے بتایا تھا کہ مغربی بنگال میں ڈینگو کے کیسز کی تعداد 30,683 تھی اور مرنے والوں کی تعداد 4 تھی۔ لیکن نئے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس سال کیسوں کی تعداد 1 لاکھ 1 ہزار 74 تھی اور 79 افراد کی موت ہوئی تھی۔ اس حساب کے مطابق مغربی بنگال ڈینگو کیسز کے معاملے میں ملک میں پہلے اور اموات کے معاملے میں دوسرے نمبر پر ہے۔ وہیں 2024 کے اعداد و شمار میں بھی بڑا فرق ہے۔ اس سے قبل ریاست نے بتایا تھا کہ اس سال ڈینگو کے کیسز کی تعداد 441 تھی اور اموات کی تعداد صفر تھی۔ لیکن نئے اعداد و شمار کے مطابق، کیسز کی تعداد 31,094 تھی اور 31 افراد ہلاک ہوئے۔ مغربی بنگال کیسز کے لحاظ سے ملک میں دوسرے اور اموات کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ مزید الزام ہے کہ ریاستی حکومت نے 2025 میں ڈینگو سے متعلق کوئی بھی معلومات مرکز کو نہیں بھیجی تھی۔ تاہم نئے اعداد و شمار کے مطابق اس سال ریاست میں ڈینگو کے مریضوں کی تعداد 21,887 تھی اور 28 لوگوں کی موت ہوئی تھی۔ معاملات اور اموات کے لحاظ سے مغربی بنگال دوسرے نمبر پر ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ موجودہ 2026 میں بھی گزشتہ حکومت کے دور میں ہیلتھ بلڈنگ سے مرکز کو ڈینگو سے متعلق کوئی اطلاع نہیں بھیجی گئی۔ نئی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ڈینگو سے متعلق معلومات شائع ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کو بھی مستقل بنیادوں پر معلومات بھیجی جا رہی ہیں۔ ڈینگو کے ان نئے اعداد و شمار کے سامنے آنے کے بعد ریاستی صحت کی خدمات اور سابقہ حکومت کی معلومات کو ظاہر کرنے کے طریقہ کار پر ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ موجودہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ باقاعدہ ڈیٹا افشاں اور نگرانی کے ذریعے ڈینگو سے نمٹنے کے لیے مزید موثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

کلیان بنرجی کا حریف پر عوامی فنڈز میں دھوکہ دہی کا الزام

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ سے رتیابرتا بنرجی کی اپوزیشن لیڈر کی حیثیت منسوخ ہوتے ہی دونوں ترنمول دھڑوں میں لفظی جنگ چھڑ گئی ہے۔ کولکاتا میں ملنے والے اس قانونی دھچکے کے ساتھ ہی، الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECD) میں ترنمول کانگریس کے نام اور انتخابی نشان پر ملکیت کے متضاد دعووں کے حوالے سے پہلی زبانی سماعت بھی ہوئی۔ اس دوران دونوں دھڑوں کے رہنماؤں نے قانون ساز اسمبلی میں اکثریت، طریقہ کار کی شفافیت اور حد بندی بل پر پارلیمنٹ میں ہونے والی آئندہ ووٹنگ کے حوالے سے ایک دوسرے پر سخت تنقید کی۔ عدالتی فیصلے کے بعد دہلی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے رتیابرتا بنرجی نے کہا کہ ہائی کورٹ کی جانب سے اسپیکر کو معاملہ واپس بھیجنا ایک معمول کی کارروائی ہے، اور انہوں نے اصرار کیا کہ ان کے دھڑے کو اراکین اسمبلی کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کی سنگل بینچ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ انہوں نے اسپیکر کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے معاملہ واپس ان کے پاس بھیج دیا ہے تاکہ وہ 10 دنوں کے اندر دوبارہ فیصلہ کریں۔ اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے، کیونکہ جب سوبھن دیب چٹوپادھیائے نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اس وقت یعنی 3 جون کو ٹی ایم سی کے اندر کوئی تنازع نہیں تھا۔ بعد ازاں 22 جون کو، اے آئی ٹی سی (AITC) نے اروپ رائے کو چیئرپرسن منتخب کر لیا، جس کے بعد یہ معاملہ الیکشن کمیشن کے پاس چلا گیا۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اب ایک تنازع موجود ہے۔ ایک طرف اروپ رائے کی قیادت میں ڈی ٹی ایم سی (DTMC) ہے، اور دوسری طرف ممتا بنرجی کی قیادت میں ایم اے آئی ٹی سی (MAITC) ہے۔ جب بھی اسپیکر ہمیں طلب کریں گے، ہم اپنے ساتھ اراکین اسمبلی کی اکثریت کی حمایت لے کر پیش ہوں گے۔ خیال رہے کہ مغربی بنگال اسمبلی کے 2026 کے انتخابات کے بعد ترنمول کانگریس میں واضح تقسیم پیدا ہوگئی تھی۔ ممتا بنرجی کی قیادت والے دھڑے نے سینئر رکن اسمبلی سوبھن دیب چٹوپادھیائے کو لیڈر آف اپوزیشن نامزد کیا تھا، جبکہ اسمبلی اسپیکر نے الگ ہونے والے دھڑے کے رہنما رتیابرتا بنرجی کو لیڈر آف اپوزیشن تسلیم کر لیا تھا۔ چٹوپادھیائے نے اسپیکر کے اس فیصلے کو کلکتہ ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ اسمبلی سے متعلق قانونی چارہ جوئی کے ساتھ ساتھ، یہ تقسیم الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کے سامنے پارٹی نشان کے باضابطہ تنازعے کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ یہ تنازعہ ممتا بنرجی کی قیادت والے دھڑے (MAITC) اور اروپ رائے کی قیادت والے مخالف گروپ (DTMC) کے درمیان ہے، جس میں رتیابرتا بنرجی اور رکن اسمبلی (MLA) اخروز مان بھی شامل ہیں۔ اس سیاسی کشیدگی میں مزید اضافہ 30 نومبر سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے چار روزہ خصوصی اجلاس کی وجہ سے ہوا ہے، جہاں مرکزی حکومت حد بندی (Delimitation) اور خواتین کے لیے نشستوں کے ریزرویشن سے متعلق بل پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس صورتحال نے ہر رکن پارلیمنٹ (MP) کے ووٹ ڈالنے کے حق کو ایک متنازعہ مسئلہ بنا دیا ہے۔ حد بندی بل پر بحث سے قبل پارلیمنٹ سے معطل کیے جانے پر، مخالف ٹی ایم سی (TMC) رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی پر ذاتی تنقید کرتے ہوئے رتابرتا بنرجی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ کلیان بنرجی کچھ مایوس ہیں کیونکہ وہ حد بندی بل پر ووٹ نہیں دے سکتے۔ وہ ایک معطل رکن پارلیمنٹ ہیں، اس لیے وہ اس بل پر ووٹ ڈالنے کے اہل نہیں ہیں۔ شاید یہی مایوسی اب باہر آ رہی ہے۔ کلیان نے کہا ہے کہ ہمارے لیے موسم سرما (خزاں/زوال) آ گیا ہے لیکن اگر موسم سرما آ گیا ہے، تو کیا موسم بہار (نئی شروعات) زیادہ دور ہوسکتا ہے؟۔ الیکشن کمیشن میں ممتا بنرجی کے کیمپ کی نمائندگی کرتے ہوئے، کلیان بنرجی نے جسٹس کرشنا راؤ کے فیصلے کو مغربی بنگال کے اسپیکر کے طرز عمل پر ایک فرد جرم قرار دیا اور رتیابرتا بنرجی پر الزام لگایا کہ انہوں نے 18 اکتوبر کے بعد بھی غیر قانونی طور پر 'لیڈر آف اپوزیشن' کے مراعات حاصل کیں۔ آج، کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس کرشنا راؤ نے مغربی بنگال ریاستی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے 'لیڈر آف اپوزیشن' کے طور پر کی گئی تقرری کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ اس میں غیر قانونی پہلو موجود ہیں۔ اسی لیے، کلکتہ ہائی کورٹ کے سنگل بینچ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب کلکتہ ہائی کورٹ نے 'لیڈر آف اپوزیشن' کے معاملے پر (اسپیکر کے) حکم کو کالعدم قرار دیا ہے۔ اسپیکر کو انتہائی غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ اسپیکر کو تمام سیاسی جماعتوں سے بالاتر ہونا چاہیے اور اسے آئین کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ لیکن مغربی بنگال کے معاملے میں، اسپیکر نے ایسا نہیں کیا۔ ہمارا موقف بھی یہی تھا، اور اسی بنا پر اپوزیشن لیڈر کی تقرری کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ اس سے قبل کلکتہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ نے انہیں 18 اکتوبر تک کے لیے عارضی اپوزیشن لیڈر مقرر کیا تھا، اب وہ حیثیت بھی ختم ہو چکی ہے۔ 18 اکتوبر کے بعد، انہوں نے اپوزیشن لیڈر کے طور پر کام کر کے اور تمام مراعات و فوائد حاصل کر کے دھوکہ دہی کی ہے؛ یہ عوامی خزانے کے ساتھ دھوکہ ہے۔ اس سے قبل جمعہ کے روز، کلکتہ ہائی کورٹ نے رتابرتا بنرجی کی بطور 'لیڈر آف اپوزیشن' تقرری کو منسوخ کر دیا اور ایم ایل اے آخر الزماں کی بطور 'چیف وہپ' تقرری کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت نے اسپیکر کو ہدایت کی کہ وہ ان تقرریوں پر نظر ثانی کریں اور 10 دنوں کے اندر ٹھوس وجوہات کے ساتھ ایک نیا حکم جاری کریں۔

☆☆☆

اسٹرینڈ روڈ کا نام تبدیل کر کے سمراٹ ششانک سرانی کرنے کی تجویز، 16 سڑکیں زیر غور

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) ریاستی حکومت نے کولکاتا کی سڑکوں کے نام تبدیل کرنے کی ایک بڑی پہل شروع کی ہے۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کی طرف سے تشکیل دی گئی 10 رکنی کمیٹی پہلے مرحلے میں شہر کی 16 سڑکوں کے نام تبدیل کرنے کی تجویز کا جائزہ لے رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق جمعہ کو کولکاتا میونسپل کارپوریشن میں کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں کئی سڑکوں کے ناموں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان میں اسٹرینڈ روڈ، بسوا بنگلہ سرانی، لینن سرانی، کارل مارکس سرانی اور ہو چی من سرانی شامل ہیں۔ تجویز کے مطابق اسٹرینڈ روڈ کا نیا نام سمراٹ ششانک سرانی ہوسکتا ہے۔ تاہم ابھی تک کوئی نام فائنل نہیں ہوا ہے۔ واضح ہو کہ کمیٹی کے چیئرمین کارتک مہاراج کی قیادت میں کولکاتا میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں میٹنگ ہوئی۔ کمیٹی کے ارکان اور سابق گورنر تتھاگتا رائے، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل مشیر سبرت گپتا، میونسپل کمشنر سمیتا پانڈے، ہوم سکریٹری سنگھ مترا گھوش، اطلاعات و ثقافت کے سکریٹری سومترا موہن اور دیگر ارکان موجود تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ میٹنگ میں سڑک کا نام تبدیل کرنے کے لیے پیش کردہ تجاویز پر غور کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق اسٹرینڈ روڈ کا نام تبدیل کر کے سمراٹ ششانک رکھنے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ دوسری طرف بسوا بنگلہ سرانی کا نام مہا پربھو سری چیتنیا دیو کے نام پر رکھنے کی تجویز ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اسی سڑک کے لیے ستیند رناتھ بوس کے نام سے ایک تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں، بسوا بنگلہ سرانی کا نیا نام کیا ہوگا، اس بارے میں ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ خیال رہے کہ کولکاتا میں بائیں بازو کی سیاست کی تاریخ سے جڑی کچھ سڑکوں کے نام بھی زیر بحث ہیں۔ لینن سرانی، کارل مارکس سرانی اور ہو چی من سرانی کے نام تبدیل کرنے کی تجویز پہلے ہی منظر عام پر آ چکی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ پہلی میٹنگ میں بھی ان ناموں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تاہم کمیٹی نے ابھی تک ناموں کی کوئی فہرست جاری نہیں کی ہے کہ کن گلیوں کے نام رکھے جائیں گے۔ کمیٹی کے چیئرمین کارتک مہاراج نے کہا کہ سڑکوں کے نام تبدیل کرنے میں ہندستان اور بنگال کی تاریخ، ثقافت اور روایت سے جڑی شخصیات کی شراکت پر غور کیا جائے گا۔ عام لوگ بھی ناموں کی تبدیلی کے لیے تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ تاہم صرف نام تجویز کرنا کافی نہیں ہے، اس کے لیے مناسب استدلال اور تاریخی بنیاد ہونی چاہیے۔ معلوم ہوا ہے کہ مورخین اور متعلقہ ماہرین کی رائے بھی لی جا رہی ہے۔ کمیٹی کے رکن تتھاگتا رائے نے کہا کہ اس کمیٹی کے کام کا دائرہ بنیادی طور پر کولکاتا میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (KMDA) کے علاقے تک محدود ہے۔ یعنی ریاست کے ہر ضلع میں سڑکوں کے نام بدلنے کی تجویز اس کمیٹی کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ یہ کمیٹی بنیادی طور پر کولکاتا اور ملحقہ شہری علاقوں میں سڑکوں اور عوامی مقامات کے ناموں پر کام کرے گی۔ تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد تاریخ دانوں اور ماہرین کی رائے لی جائے گی۔ اس کے بعد کمیٹی سفارشات تیار کر کے متعلقہ سرکاری دفتر کو بھیجے گی۔ حتمی منظوری کے لیے ضروری انتظامی اور قانونی عمل مکمل کرنا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں اگرچہ جمعہ کو ہونے والی میٹنگ میں اس پر بحث ہوئی لیکن فی الحال سڑک کے نام کی تبدیلی پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ جب تک متعلقہ حکام منظوری نہیں دیتے، پرانا نام ہی رہے گا۔ ذہن نشین رہے کہ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد کولکاتا کی ایک اہم سڑک کا نام پہلے ہی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پارک سرکس میں سہروردی ایونیو کا نام بدل کر گوپال مکھرجی روڈ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد سے شہر کی کئی دیگر سڑکوں کے نام تبدیل کرنے کے امکان کے بارے میں بات چیت جاری ہے۔ اس بار کمیٹی کے پہلے اجلاس کے بعد اس عمل میں مزید پیش رفت متوقع ہے۔ شہر کی سیاسی، سماجی اور ثقافتی تاریخ کولکاتا کی سڑکوں کے ناموں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس لیے نام کی تبدیلی کی تجویز پر تنازعہ کھڑا ہونے کا امکان ہے۔ ایک طرف، تاریخی اور ثقافتی شناخت کا سوال، دوسری طرف، شہر کی تکثیری روایت - دونوں طرف سے بات چیت کے لیے آنے کا امکان ہے۔ ابھی کے لیے، دیکھتے ہیں کہ کمیٹی 16 اسٹریٹ پروپوزل کی جانچ کے بعد آخر کار کیا تجویز کرتی ہے۔

☆☆

اپوزیشن لیڈر کیس میں رتیابرتا کا عہدہ منسوخ ہوتے ہی کنال کی تنقید

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے اپوزیشن لیڈر سے متعلق اسپیکر کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ ساتھ ہی چیف وہپ کے انتخاب کا فیصلہ بھی کالعدم قرار دے دیا گیا۔ کیس میں جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ نے اسپیکر کے 3 جون کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے 10 دن کے اندر اپوزیشن لیڈر کے انتخاب پر نیا فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ نتیجے کے طور پر ممتا کے ترنمول کیمپ نے عملی طور پر قائد حزب اختلاف تنازعہ کے معاملے میں بڑی جیت حاصل کی۔ کنال گھوش نے اس تناظر میں کہا کہ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا انتخاب جس طریقہ سے ہوتا ہے وہ کسی ڈھلوان کی جانچ کا معاملہ نہیں ہے، یہ اس بات کا نہیں ہے کہ ایک ایم ایل اے کس سمت جھکتا ہے۔ انتخابی نشان یا نشان سے الیکشن جیتنے والی پارٹی امیدوار نامزد کر کے بھیجے گی جو اپوزیشن لیڈر ہوگا۔ یہ ایک بنیادی قانون ہے۔ اس قانون پر عمل نہیں کیا گیا۔ بی جے پی پارٹی کو تقسیم کرنے کا کھیل کھیل رہی ہے۔ بدقسمتی سے یہاں اسپیکر کی کرسی استعمال کی گئی۔ ہمیں اسپیکر کی کرسی سے غیر جانبداری کی توقع تھی لیکن اسپیکر کی کرسی نے بار ہا ثابت کیا کہ اسپیکر نے ٹھیک سے کام نہیں کیا۔ اس بار مجھے امید ہے کہ وہ عدالت کے فیصلے سے سبق سیکھیں گے اور اپنے غیر اخلاقی فیصلے کی جگہ قانون کے مطابق فیصلہ دیں گے۔ یہ کسی اصول پر نہیں بلکہ کسی روایت پر نہیں ہے۔ کچھ دیر پہلے تک شوبھندیب چٹرجی اور بمان بنرجی جیسے سینئر لیڈر باہر بیٹھے تھے۔ انہیں روم نہیں ملا۔ خیال رہے کہ اپوزیشن لیڈر کی بحث میں ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے ابتدا میں شوبھندیب چٹرجی کی عرضی کا جواب دیا اور اسپیکر کے حکم پر کوئی روک نہیں دیا۔ اس کے بعد شوبھندیب چٹرجی نے ڈویژن بنچ سے رجوع کیا۔ 18 اگست کو ڈویژن بنچ نے اس معاملے میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ ریتابرت اس وقت اپوزیشن لیڈر کے طور پر کام جاری رکھیں گے۔ حالانکہ ڈویژن بنچ نے یہ بھی کہا کہ یہ ممکن ہے کہ ہائی کورٹ کا سنگل بنچ دو ماہ کے اندر اپوزیشن لیڈر کے انتخاب سے متعلق کیس کا فیصلہ کر دے گا۔ اسی طرح سنگل بنچ کو 18 اکتوبر تک اس کیس میں اپنا فیصلہ سنانے والا تھا لیکن درمیان میں پوجا کی چھٹی ہونے کی وجہ سے جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ نے بالآخر آج اس کیس میں اپنا فیصلہ سنا دیا۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے ریتابرت بنرجی کو اپوزیشن لیڈر منتخب کرنے کے قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کے فیصلے کو منسوخ کرنے کا فیصلہ سنایا ہے۔ ہائی کورٹ کے جسٹس کرشنا راؤ نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ اسپیکر دس دنوں کے اندر اپوزیشن کے نئے لیڈر کا انتخاب کریں۔



بنگال میں ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کا نیا شیڈول جاری، ڈرافٹ رول 15 دسمبر کو شائع ہوگا

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) کے دفتر نے جمعہ کو ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی سمری نظر ثانی کے لیے نظر ثانی شدہ شیڈول کا اعلان کیا، جسے اس ماہ کے شروع میں غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ شیڈول کے مطابق مسودہ ووٹر لسٹ 15 دسمبر 2026 کو شائع کی جائے گی جبکہ حتمی ووٹر لسٹ 8 فروری 2027 کو جاری کی جائے گی۔ پولنگ اسٹیشن کی سیٹوں کی دوبارہ ترتیب 31 دسمبر 2026 تک مکمل کی جانی چاہیے۔ ووٹرز 15 دسمبر 2026 سے 14 جنوری 2027 کے درمیان دعوے اور اعتراضات جمع کرا سکیں گے۔ حکام ان دعووں اور اعتراضات کا جائزہ لیں گے اور انہیں یکم فروری تک حل کریں گے، جس سے ووٹروں کی حتمی فہرست کی اشاعت کے لیے ایک ہفتے بعد راستہ ہموار ہوگا۔ چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر نے کہا کہ اگر ووٹرز کو اپنے نام، پتے یا دیگر تفصیلات میں کوئی تضاد پایا جاتا ہے تو وہ تصحیح کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ مقررہ مدت کے دوران اہل شہری اپنا نام انتخابی فہرستوں میں شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکیں گے اور اندراجات پر اعتراضات بھی اٹھا سکیں گے۔ خصوصی خلاصہ نظر ثانی اصل میں 23 نومبر کو شروع ہونا تھا۔ تاہم، 17 نومبر کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، چیف الیکٹورل آفس نے اعلان کیا کہ ناگزیر حالات" کا حوالہ دیتے ہوئے یہ عمل غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تازہ ترین اعلان انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے عمل کے لیے ایک نئی آخری تاریخ فراہم کرتا ہے، جو کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کی طرف سے کی جانے والی سالانہ نظر ثانی کا حصہ ہے۔ خصوصی خلاصہ نظر ثانی اس سال کے شروع میں مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات سے پہلے کیے گئے اسپیشل انٹینسو ریویژن (SIR) سے مختلف ہے۔ خلاصہ نظر ثانی 16 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کیا جانا ہے۔ اس عمل کا مقصد نئے اہل ووٹرز سمیت موجودہ اندراجات کو درست کر کے اور فوت شدہ یا مستقل طور پر منتقل ہونے والے ووٹرز کے ناموں کو ہٹا کر انتخابی فہرستوں کو اپ ڈیٹ کرنا ہے۔ ECI نے مجوزہ حذف کرنے کے لیے حفاظتی اقدامات بھی طے کیے ہیں۔ اگر کسی پولنگ اسٹیشن پر کل ووٹروں میں سے دو فیصد یا اس سے زیادہ ووٹروں کو ہٹانے کی تجویز موصول ہوتی ہے تو اس کی جانچ متعلقہ چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر سے کی جائے گی۔ ووٹر رجسٹریشن آفیسر کو ذاتی طور پر ایسے معاملات کی تصدیق کرنی ہوگی۔ مزید برآں، اس عمل کے ممکنہ غلط استعمال کو روکنے کے لیے، ایک ہی شخص کی جانب سے پانچ سے زائد مقدمات میں دائر اعتراضات کا الگ سے جائزہ لیا جائے گا۔

ملازمین کا 7 ویں پے کمیشن کے تحت 65,000 روپے کی کم از کم بنیادی تنخواہ کا مطالبہ

کولکاتا، 27 نومبر: (عوامی نیوز سروس) بنگال میں ریاستی سرکاری ملازمین میں ساتویں تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو لے کر بحث تیز ہوگئی ہے۔ سب سے دلچسپ سوال نئے پے اسکیل میں کم از کم بنیادی تنخواہ کا ہے۔ ملازمین کی تنظیموں نے پرانی بنیادی تنخواہ کو 3.8 سے 3.83 تک بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم کر لیے گئے تو کم از کم بنیادی تنخواہ تقریباً 65,000 روپے تک پہنچ سکتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ملازمین کی تنظیموں کا صرف ایک تخمینہ ہے۔ کمیشن یا ریاستی حکومت نے ابھی تک نئے پے اسکیل پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ پچھلے پے کمیشن میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے 2.57 کا فٹمنٹ فیکٹر مقرر کیا تھا۔ اس کی بنیاد پر چھٹے پے کمیشن میں بنیادی تنخواہ میں پانچویں پے کمیشن کے مقابلے میں 2.57 کا اضافہ کیا گیا۔ ریاستی سرکاری ملازمین کے لیے کم از کم بنیادی تنخواہ 17,000 روپے مقرر کی گئی تھی۔ اس بار مرکزی ملازمین تنظیموں نے مرکزی آٹھویں تنخواہ کمیشن کے سامنے 3.83 ضرب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی طرح کے خطوط پر، ایمپلائز کونسل، کنفیڈریشن آف اسٹیٹ گورنمنٹ ایمپلائز، اور کوآرڈینیشن کمیٹی نے بھی بنگال میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد تشکیل پانے والے ساتویں پے کمیشن سے پہلے 3.8 سے 3.83 ضرب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ بنگال سیکرٹریٹ ایمپلائز یونین نے 3.5 ضرب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملازمین کے لیڈروں کے ایک حصے کو خدشہ ہے کہ اگر ریاستی پے کمیشن سینٹرل پے کمیشن کے سامنے اپنی سفارشات پیش کرتا ہے تو تنخواہ میں اضافے کا ضرب کم ہو سکتا ہے۔ ساتویں پے کمیشن کو تجاویز اور معلومات جمع کرانے کی آخری تاریخ حال ہی میں 30 نومبر تک بڑھا دی گئی ہے۔ مختلف ریاستی محکموں کے سرکاری ملازمین اور پنشنرز تنخواہوں، الاؤنسز، ترقیوں اور ریٹائرمنٹ کے بعد کے فوائد کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ تجاویز صرف اس کی ویب سائٹ کے ذریعے پیش کی جا سکتی ہیں۔ خیال رہے کہ فٹمنٹ فیکٹر وہ نمبر ہے جس سے نئی بنیادی تنخواہ کا تعین کرنے کے لیے پرانی بنیادی تنخواہ کو ضرب دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی ملازم کی موجودہ بنیادی تنخواہ 10,000 ہے اور ضرب 2.57 ہے، تو نئی بنیادی تنخواہ 25,700 ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی ملازم کی موجودہ بنیادی تنخواہ 17,000 ہے اور ضرب 3.83 ہے، تو اس کی نئی بنیادی تنخواہ 65,110 ہوگی۔ اس

رام سے کرشن تک: بی جے پی کی نئی انتخابی پناہ گاہ اور اقتدار کی جواب دہی سے بچنے کی سیاست...ناگیندر

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سنیچر ۲۸ ؍نومبر ۲۰۲۶ء

اتر پردیش کا اسمبلی الیکشن 2027
بی جے پی، کانگریس اور ایس پی تینوں الجھن میں

اتر پردیش کے ڈپٹی وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کا کہنا ہے کہ ریاست میں اگلے سال 2027 میں جو اسمبلی الیکشن ہونے جا رہا ہے اس میں کوئی ضروری نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بی جے پی کے وزیر اعلیٰ کے امیدوار کے طور پر سامنے لایا جائے، انہوں نے اشارتاً کہا کہ بہت ممکن ہے اگر پارٹی لگاتار تیسری مرتبہ جیت کر اقتدار میں آتی ہے تو پھر بہت ساری تبدیلیوں کا امکان ہے جس میں وزیر اعلیٰ کے عہدے کے امیدوار کے طور پر بھی تبدیلی ممکن ہے انہوں نے کہا کہ فی الحال یوگی ادتیہ ناتھ ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں اور اگر اتر پردیش میں پھر سے کنول کے پھول کھلتے ہیں تو وہ پھر سے وزیر اعلیٰ بنائے جا سکتے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ کا فیصلہ الیکشن کے بعد ہوگا۔ سنٹرل پارٹی آبزرورروں کے درمیان منتخب ممبران اسمبلی کے نام پر اتفاق رائے سے فیصلہ کریں گے۔ نامہ نگاروں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ اگر اتر پردیش میں پھر سے کنول کھلتا ہے تو کیا یوگی آدتیہ ناتھ تیسری مرتبہ ریاست کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیں گے؟ اسپر موریا نے بجھے ہوئے دل سے کہ یوگی بھی وزیر اعلیٰ بن سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی دوسرا وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری سنبھالے۔ موریہ کا یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا جب اس کا اعلان ہوا تھا کہ بی جے پی کا انتخابی نشان کنول کا پھول وزیر اعلیٰ کے چہرے کو اجاگر کر دے گا۔ واضح رہے کہ اتر پردیش میں میں لیڈر شپ کے معاملے کو لے کر بڑی کشیدگی پائی جا رہی ہے۔ بعد ازاں یوگی بھی سامنے آئے، انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی کہ اتر پردیش میں لیڈر شپ کی کوئی تبدیلی ممکن ہے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ ہر کوئی اس حقیقت سے واقف ہے کہ بی جے پی تیسری مرتبہ اقتدار میں آتی ہے تو وزیر اعلیٰ کون بنے گا اور مجھے اس کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت یوگی ادتیہ ناتھ اور ان کے ڈپٹی کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہو چکی ہے اسے لے کر بی جے پی کی سنٹرل کمیٹی خود پریشان ہے، کیوں کہ وزیر اعلیٰ اور ڈپٹی وزیر اعلیٰ کے درمیان تعلقات جو ترش ہو چکے ہیں اسے بہتر بنانے کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی ہے، تو سنٹرل لیڈر شپ اور وزیر اعلیٰ اتر پردیش و ڈپٹی وزیر اعلیٰ کے ساتھ مرکزی لیڈر شپ نے الگ الگ بات ضرور کی ہے اور ممکن ہے دونوں سے کچھ وعدے بھی کئے ہوں گے ایسی صورت میں اگر مرکزی لیڈر شپ وزیر اعلیٰ کے امیدوار کے طور پر یوگی کو سامنے لاتی ہے تو ڈپٹی وزیر اعلیٰ کی طرف سے اس کی مخالفت یقینی ہوگی اور ایسی صورت میں بی جے ہی کو آر ایس ایس کی طرف امیدانہ نگاہ دوڑانی ہوگی اب وہی درمیان میں ثالثی کا رول ادا کرے اور ڈپٹی وزیر اعلیٰ کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ آر ایس ایس کی بات ماننے سے انکار کر دے۔ ویسے تو موریہ نے اس سے انکار کیا ہے یوگی ادتیہ ناتھ کے ساتھ ان کا کوئی تنازع ہے لیکن ان کا جو بیان سامنے آ رہا ہے اس سے اندازہ ضرور ہو رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے، موریہ نے کہا کہ ہم کنول کے پھول کو ہی اپنا وزیر اعلیٰ مانتے ہیں اور اس سلسلے میں ہمارا کوئی بھی تنازع نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی بات رکھتے ہوئے میڈیا کو مورد الزام ٹھیرایا کہ یہ تنازع میڈیا کا کھڑا کیا گیا ہے اور میڈیا اپنے طور پر بات کا بتنگڑ بنا کر غیر ضروری طور پر تنازع کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔ واضح رہے کہ موریہ بی جے پی کے لئے اتر پردیش میں سب سے اہم او بی سی چہرہ ہے اور وہ 2017 میں اتر پردیش بی جے پی کے صدر تھے جب بی جے پی نے اسمبلی الیکشن میں بازی ماری تھی۔

دوسری طرف سماج وادی پارٹی چیف اکھلیش یادو کچھ زیادہ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے جو انداز اپنایا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کانگریس کے ساتھ انتخابی گٹھ جوڑ سے کوئی بھی دلچسپی نہیں ہے اور ان کی سمجھ مین یہ بات آ رہی ہے کہ وہ کانگریس سے ہاتھ ملائے بغیر کامیابی حاصل کر لیں گے۔ سماج وادی پارٹی نے کانگریس سے مشورہ کئے بغیر ہی جو اپنی پارٹی کے پانچ امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسے کانگریس سے گٹھ جوڑ کرنے میں کوئی بھی دلچسپی نہیں ہے۔ کانگریس کے سینئر اتر پردیش لیڈر عمران منصور نے کہا کہ سماج وادی پارٹی پہلے یہ فیصلہ کرے کہ اسے بی جے پی سے مقابلہ کرنا ہے یا کانگریس سے پنجہ لڑانا ہے۔ جہاں تک سیٹوں پر سمجھوتے کی بات ہے اس معاملہ میں سماج وادی پارٹی کے اندر بے رخی پائی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے اس نے کانگریس کو ایک فہرست بھیجی ہے کہ وہ صرف 6 سیٹوں پر قناعت کرے اور ان کے اس رویے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ انہیں کانگریس سے سمجھوتہ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کے اس رویہ سے کانگریس کو بڑی مایوسی ہوئی ہے اور وہ اس کی خوش فہمی پر حیران ہے۔ (خ الف ف)



جس کرشن کو کچھ روز پہلے رام سے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی، وہی اب 2027 کے انتخابات میں بی جے پی کے نئے سیاسی پیمانے کا مرکز بنتے دکھائی دے رہے ہیں۔ کبھی 'جے شری رام' کا نعرہ لگا کر انتخابی دریا پار کرنے والی بی جے پی اب 'رادھے رادھے، مکھن کھلا دے ورنہ اب کی بار، بانکے بہاری' کے نعرے بلند کر رہی ہے۔ تو کیا ایودھیا کے بعد متھرا ہندوتوا کی سیاست کا اگلا پڑاؤ بننے جا رہا ہے؟ یا بی جے پی رام مندر میں چڑھاوے کی مبینہ چوری پر سوال اٹھانے والی بیدار نوجوان نسل کو ایک مرتبہ پھر مذہب، عقیدت اور ہندو مسلم پولرائزیشن کے بھنور میں دھکیلنے کی تیاری کر رہی ہے؟ یا پھر یہ اس اقتدار کی نئی سیاسی حکمت عملی ہے جس کے سامنے اب پانچ نہیں بلکہ دس سال کی کارکردگی، کامیابیوں اور وعدوں کا حساب دینے کا چیلنج درپیش ہے؟

ہندوستانی سیاست میں دیوتاؤں کو بھی کبھی کبھی سیاسی ضرورت کے مطابق یاد کیا جاتا ہے۔ اتر پردیش کی 2027 کی انتخابی سیاست میں رام کے بعد کرشن کی بڑھتی ہوئی سیاسی اہمیت کو اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کچھ روز پہلے باگیشور دھام کے دھیریندر شاستری نے کرشن کے حوالے سے ایک ایسا تبصرہ کیا تھا جسے رام کے مقابلے میں کرشن کو کمتر دکھانے کی کوشش سمجھا گیا۔ کرشن بھکتوں کی ناراضگی کے بعد انہیں وضاحت پیش کرنی پڑی۔ لیکن اب یہی دھیریندر شاستری اکھلیش یادو کو کرشن جنم بھومی تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں اور بی جے پی بھی بہار کی طرح انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتی دکھائی دے رہی ہے۔

اسی دوران اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کا اعلان سامنے آتا ہے کہ 'ایودھیا ہماری ہو چکی ہے، اب متھرا کی باری ہے۔' بی جے پی کی اسٹریٹجک میٹنگ متھرا میں منعقد ہوتی ہے، جس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور پارٹی کے سینئر رہنما شریک ہوتے ہیں۔ کرشن جنم بھومی پر عظیم الشان مندر کی تعمیر کو 2027 کے انتخابات کا بڑا مسئلہ بنانے کی بات ہوتی ہے۔ یہ محض مذہبی اظہار نہیں بلکہ بی جے پی کی انتخابی حکمت عملی کا واضح اشارہ ہے۔ شری کرشن جنم استھان کمپلیکس سے متصل شاہی عیدگاہ مسجد متھرا تنازع کا اصل مرکز ہے۔ ہندو فریق کا دعویٰ ہے کہ یہ مسجد اس زمین پر تعمیر کی گئی ہے جہاں بھگوان کرشن کی جائے پیدائش واقع تھی اور مغل حکمراں اورنگ زیب کے دور میں مندر منہدم کر کے یہاں مسجد بنائی گئی تھی۔ اسی بنیاد پر 13.37 ایکڑ متنازع زمین مندر فریق کے حوالے کرنے، شاہی عیدگاہ مسجد کو ہٹانے اور مندر کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے 18 مقدمات دائر کیے گئے ہیں۔ مسلم فریق ان دعووں اور مقدمات کی قانونی حیثیت کو مسلسل چیلنج کرتا رہا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اگست 2024 میں ان مقدمات کو سماعت کے قابل قرار دیا تھا، لیکن اس فیصلے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عدالت نے متنازع زمین کی ملکیت یا مسجد ہٹانے کے حق میں کوئی حتمی فیصلہ سنا دیا ہے۔ معاملے کی عدالتی کارروائی جاری ہے اور اگلی سماعت 20 نومبر 2026 کو مقرر تھی۔ متھرا میں بی جے پی کی نئی سیاسی سرگرمیوں کو ایودھیا کے رام مندر سے متعلق چڑھاوے کی چوری کے معاملے کے تناظر میں دیکھنا بھی ضروری ہے۔

رام مندر بی جے پی کے لیے محض مذہبی کامیابی نہیں بلکہ اس کی نظریاتی وابستگی اور سیاسی اعتبار کی علامت بھی رہا ہے۔ ایسے میں مندر کے چڑھاوے کی مبینہ خرد برد اور چوری کا معاملہ سامنے آنا پارٹی کے لیے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ متھرا کی پوری سیاسی حکمت عملی چڑھاوے کی چوری کے معاملے کو دبانے کے لیے تیار کی گئی ہے، لیکن یہ اتفاق بی جے پی کے لیے یقیناً سہولت بخش ہے۔

سیاسیات کے طالب علم یوگیش یادو کہتے ہیں کہ چڑھاوے کی چوری کے معاملے میں گرفتار افراد میں سے اب تک کسی کو ضمانت نہ ملنا بھی منہ چھپانے اور اتفاق کو سیاسی استعمال میں تبدیل کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق اتر پردیش انتخابات تک کسی کو ضمانت نہیں ملنے دی جائے گی اور اگر اتفاق سے ضمانت مل بھی گئی تو حکومت کوئی دوسرا مقدمہ درج کر کے انہیں باہر آنے سے روک دے گی، کیونکہ اپوزیشن کو اس معاملے کو اٹھانے کا موقع نہیں دینا ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ حکمت عملی واقعی کارگر ثابت ہوگی؟

سوالات اس سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ اتر پردیش میں بی جے پی کی اقتدار کی سیاست کی بڑی بنیاد ہندوتوا، قوم پرستی اور ہندو مسلم پولرائزیشن رہی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اس سیاست کو مزید جارحانہ انداز ملا۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا اتنے برسوں تک مذہب، عقیدے اور فرقہ وارانہ شناخت کی سیاست کے بعد بھی عوام اسی سیاسی زبان سے مطمئن ہیں؟

خاص طور پر نوجوان نسل کے ایک حصے میں تبدیلی دکھائی دے رہی ہے۔ اس کا ایک تو انا طبقہ اب مذہب اور عقیدے کے سیاسی استعمال کو اپنے مستقبل کے سوالات کا جواب نہیں سمجھتا۔ اسے نوکری، روزگار کے مواقع، بہتر تعلیم اور اپنی محنت کے مطابق مستقبل چاہیے۔ وہ حکومت سے پوچھ رہا ہے کہ مسابقتی امتحانات کے پرچے کیوں لیک ہوتے ہیں؟ بھرتیاں وقت پر کیوں نہیں ہوتیں؟ نوجوانوں کے لیے روزگار کا ٹھوس منصوبہ کہاں ہے؟

ریسرچ اسکالر راگنی کا کہنا ہے کہ یہ صرف ترجیحات میں تبدیلی نہیں بلکہ سیاسی شعور میں تبدیلی کا بھی اشارہ ہے۔ نوجوان اب محض حکومت منتخب کرنے والا ووٹر نہیں رہنا چاہتا بلکہ حکومت کو جواب دہ ٹھہرا کر سوالات پوچھنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب اور ہندو مسلم بحث کے درمیان اپنی زندگی کے مسائل کو غائب ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ سماجی کارکن دیپک کبیر کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ درست نہیں ہوگا کہ پوری نوجوان نسل بی جے پی سے دور ہو چکی ہے یا مذہبی سیاست کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ بی جے پی کے سامنے اب ایسے ووٹروں کی بڑی تعداد بھی موجود ہے جنہیں ہر انتخاب میں ایک نیا مذہبی ہدف دے کر طویل عرصے تک مطمئن نہیں رکھا جا سکتا۔ یوگی حکومت کے لیے یہ چیلنج اس لیے بھی بڑا ہے کہ اسے اپنے دس سالہ اقتدار کا حساب دینا ہے۔ آپ صرف سابقہ حکومتوں کی خامیاں گنوا کر موجودہ حکومت کی جواب دہی سے نہیں بچ سکتے۔

متھرا کی سیاست کی اہمیت صرف مذہبی نہیں بلکہ سماجی اور جغرافیائی بھی ہے۔ مغربی اتر پردیش میں جاٹ، گوجر، یادو، دلت اور مسلم ووٹروں کے اپنے سیاسی مساوات ہیں۔ بی جے پی کی کوشش ہوگی کہ کرشن جنم بھومی کے مسئلے کے ذریعے مختلف ذاتوں کو وسیع تر ہندو شناخت کے تحت متحد کیا جائے اور اکھلیش یادو کے پی ڈی اے اتحاد کو کمزور کیا جائے۔ لیکن دلت ووٹروں کو کسی ایک سیاسی خیمے کا حصہ سمجھ لینا بھی بڑی غلطی ہوگی۔ جاٹو اور غیر جاٹو برادریوں کی ترجیحات مختلف ہیں۔ مایاوتی کی سیاسی وراثت اب بھی موجود ہے اور چندر شیکھر آزاد کی سرگرمیاں دلت سیاست میں ایک نئے متبادل کو سامنے لا رہی ہیں۔

اکھلیش یادو کے سامنے چیلنج صرف دلت ووٹ حاصل کرنے کا نہیں بلکہ انہیں سیاسی قیادت اور اقتدار میں حقیقی شراکت داری کا یقین دلانے کا بھی ہے۔ اگر پی ڈی اے محض انتخابی نعرہ بن کر رہ گیا تو بی جے پی کی مذہبی پولرائزیشن کی سیاست کے سامنے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے سماجی انصاف، ریزرویشن، عزت و وقار، روزگار اور نمائندگی کے سوالات پر ٹھوس سیاست کرنا ہوگی۔

اکھلیش یادو نے پہلے آگرہ میں دلت مہا سمیلن اور اب یوگی کے مضبوط سیاسی گڑھ گورکھپور میں 20 کلومیٹر طویل پی ڈی اے رتھ یاترا اور عوامی جلسے کے ذریعے بڑا پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ ان پروگراموں میں ہونے والی بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کو مستقبل کی سیاست کے ایک اہم اشارے کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے لیے متھرا کا مسئلہ ہندوتوا کی سیاست کو نئی توانائی دینے کا موقع ہو سکتا ہے، لیکن رام مندر تحریک اور آج کے حالات میں نمایاں فرق ہے۔ اس وقت ایک طویل تحریک اور نامکمل ہدف تھا، جبکہ اب مندر تعمیر ہو چکا ہے۔ متھرا تنازع کا اپنا قانونی اور سماجی پس منظر ہے۔ محض سیاسی اعلانات کے ذریعے عدالتی عمل کا متبادل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ایودھیا میں چڑھاوے کی چوری کا معاملہ بھی بی جے پی کے گلے کی ہڈی بنا ہوا ہے۔

دوسری طرف اکھلیش یادو کے سامنے بھی آسان امتحان نہیں ہے۔ انہیں بی جے پی کے مذہبی بیانیے میں الجھنے کے بجائے سماجی انصاف اور مستقبل کی سیاست کا ایک قابل اعتماد متبادل پیش کرنا ہوگا۔ رام سے کرشن تک بی جے پی کا یہ سفر دراصل ہندوتوا کی سیاست کو ایک نیا انتخابی ہدف دینے کی کوشش ہے، لیکن اس کے سامنے اب صرف اکھلیش یادو کا چیلنج نہیں بلکہ اس عوام کا سوال بھی ہے جو برسوں سے مذہب اور ہندو مسلم سیاست سنتے سنتے اب اپنی زندگی کا حساب مانگ رہی ہے۔

ریٹائرڈ سرکاری استاد اوناش پاٹھے کہتے ہیں کہ 2027 میں سوال یہ نہیں ہوگا کہ کون کس بھگوان کے زیادہ قریب ہے۔ اصل سوال یہ ہوگا کہ اقتدار عوام کے کتنا قریب ہے۔ کیا یوگی اور مودی کی قیادت والی بی جے پی ایک بار پھر مذہبی پولرائزیشن کے سہارے اپنے حق میں ماحول بنانے میں کامیاب ہوگی یا روزگار، تعلیم، سماجی احترام اور جواب دہی کے مطالبات اس کے پرانے انتخابی فارمولے کو چیلنج کریں گے؟

رام سے عقیدت اور کرشن کی ثقافتی وراثت اپنی جگہ ہے، لیکن نوجوان کو روزگار، کسان کو فصل کی مناسب قیمت اور دلت کو عزت اور برابری چاہیے۔ عوام ہر انتخاب میں ایک نیا مذہبی ہدف نہیں بلکہ اپنی زندگی میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ 2027 میں بی جے پی کا سب سے بڑا امتحان شاید یہی ہوگا کہ وہ لوگوں کو ایک بار پھر مذہب کی سیاست میں الجھانے میں کامیاب ہوتی ہے یا عوام اس سے اپنے مستقبل کا حساب مانگنے لگتے ہیں۔

گگ ورکرز اور بدلتی ہوئی سیاسی فضا، مزدوروں کے حقوق کی جدوجہد... جگدیش رتنانی

لبرلائزیشن اور نجکاری کا ایک بڑا منفی نتیجہ ہندوستان میں ٹریڈ یونینوں کا تقریباً خاتمہ رہا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ بی جے پی کے دور حکومت میں مزدوروں کے حقوق کا دائرہ تیزی سے محدود ہوا ہے۔ اس کا آغاز گجرات میں اس وقت ہوا تھا جب نریندر مودی وہاں کے وزیر اعلیٰ تھے، اور بعد میں کاروبار نواز پالیسیوں کے زیر اثر یہ رجحان پورے ملک میں پھیل گیا۔ رواں سال اپریل میں نوئیڈا میں کم از کم اجرت میں اضافے کے مطالبے پر ہونے والی وسیع ہڑتال کے بعد اتر پردیش میں 350 سے زیادہ افراد کو گرفتار کیا گیا اور مزدور نمائندوں کو جیل بھیج دیا گیا۔ جب احتجاج، ہڑتالوں اور تحریکوں کو دبانے کے لیے سرکاری مشینری استعمال کی جاتی ہے تو مزدوروں کو منظم کرنا ایک انتہائی مشکل کام بن جاتا ہے۔ یہ صورت حال اس دور سے بالکل مختلف ہے جب کارخانوں کے دروازوں پر مزدوروں کے اجتماعات ہوا کرتے تھے، اجرت کے معاہدے طویل جدوجہد کے بعد طے پاتے تھے اور یونین کے نمائندے حقیقی طاقت رکھنے والے رہنما تصور کیے جاتے تھے۔

گگ معیشت کے نئے ہندوستان میں اب ایک نیا مزدور طبقہ سامنے آیا ہے۔ گزشتہ ہفتے کے اختتام پر یہ طبقہ اس وقت توجہ کا مرکز بنا جب لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے حیدرآباد میں ہزاروں گگ ورکرز کے ساتھ ایک بڑی ریلی کی اور ان کے لیے ریاست کی نئی فلاحی اسکیم کا آغاز کیا۔ ملک بھر میں گگ ورکرز کی تعداد تقریباً ایک کروڑ 20 لاکھ ہے، جن میں سے 4.2 لاکھ صرف تلنگانہ میں ہیں اور ان کی اکثریت حیدرآباد میں کام کرتی ہے۔ اس ریلی نے ایک ایسے بڑے اور تیزی سے بڑھتے ہوئے طبقے کو آواز دی ہے جس کی تعداد رواں دہائی کے اختتام تک 2.3 کروڑ سے تجاوز کرنے کا اندازہ ہے۔

تاہم، اس بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو ایسے کام کے رشتوں میں جینا پڑ رہا ہے جو باضابطہ اور غیر رسمی شعبوں کے درمیان ایک غیر واضح حد پر قائم ہیں۔ انہیں نہ تو باضابطہ شعبے کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور نہ ہی غیر رسمی شعبے کی مشکلات سے چھٹکارا ملتا ہے۔ ایک طرف ایپ پر مبنی پلیٹ فارم اور ان کی تیز رفتار ترقی نئے ہندوستان کی تصویر پیش کرتے ہیں، جبکہ دوسری طرف ان پلیٹ فارموں کے بڑے ادارے مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کرنے کی دوڑ میں سالانہ 12 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کے مجموعی خسارے کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کمپنیوں کے گگ پارٹنر درحقیقت غریب اور بے روزگار نوجوان ہیں، جو انتہائی کم معاوضے، تقریباً نہ ہونے کے برابر سہولتوں اور گھنٹوں و منٹوں کے حساب سے طے ہونے والی ٹھیکہ مزدوری کے غیر یقینی نظام میں کام کرنے پر مجبور ہیں۔ انہیں کسی قسم کا تحفظ حاصل نہیں ہے۔

تلنگانہ کی یہ نئی اسکیم، جس کا آغاز 14 نومبر کو مارچ میں منظور کیے گئے ریاستی قانون کے تحت کیا گیا، گگ ورکرز کو سماجی تحفظ فراہم کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے تحت ہر گگ ورکر کو پانچ لاکھ روپے کا حادثاتی بیمہ اور دس لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ اس اسکیم کے اخراجات ہر لین دین پر عائد ایک فیصد سیس سے پورے کیے جائیں گے، جسے متعلقہ کمپنیوں کو ریاست کے گگ ورکرز ویلفیئر بورڈ میں جمع کرانا ہوگا۔

اسکیم میں کام سے متعلق اعداد و شمار، ریکارڈ اور ادائیگیوں میں شفافیت کے علاوہ حیدرآباد بھر میں وائی فائی کی سہولت سے آراستہ آرام گاہیں اور گاڑیوں کی پارکنگ کے مقامات فراہم کرنے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے اس موقع پر کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس چاہتے ہیں کہ مزدور دن کے 24 گھنٹے کام کریں، اپنا خون پسینہ بہائیں، حادثات میں زخمی ہوں، اپنی جان گنوائیں، کچلے جائیں یا معذور ہو جائیں، لیکن ان کی محنت کا فائدہ صرف ارب پتیوں کی جیب میں جائے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا نظریہ یہ ہے کہ مزدور اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس اسکیم کا وعدہ 2023 کے اسمبلی انتخابات کی مہم کے دوران کیا گیا تھا۔

یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اپنی مرضی سے یا سیاسی مجبوری کے تحت، گگ اور پلیٹ فارم ورکرز کے حق میں ایک نئی سیاسی فضا بن رہی ہے۔ یہ مزدور اگرچہ کام کرنے کے طریقوں میں بنیادی ڈھانچہ جاتی تبدیلی کی نمائندگی کرتے ہیں، لیکن وہ آج کی سیاست میں بھی اسی نوعیت کی تبدیلی لا سکتے ہیں۔

یہ مزدور نہ تو کارخانوں کے دروازوں پر اجتماعات کر سکتے ہیں، نہ کسی مینیجر کے دفتر میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی روایتی مزدوروں کی طرح کام روک کر اپنے اوزار رکھ سکتے ہیں، کیونکہ ان کے اوزار اور دفاتر دراصل ان کی اپنی گاڑیاں، گھر اور ذاتی ملکیت ہیں۔ ان کی اپنے دفتر تک رسائی صرف ایک ایپ یا سلیپ لائن کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے احتجاج کا طریقہ بھی منفرد ہے۔ وہ اجتماعی طور پر ایک ساتھ ایپ سے لاگ آؤٹ ہو جاتے ہیں، جیسا کہ گزشتہ سال نئے سال کی شام دیکھنے میں آیا تھا۔

حکومت بھی ان کے خلاف اسی انداز میں لاٹھی چارج یا پابندیاں عائد نہیں کر سکتی جس طرح روایتی طور پر کارخانوں کے مزدوروں کے احتجاج کو دبایا جاتا رہا ہے۔ گگ ورکرز کسی ایک چھت کے نیچے منظم نہیں ہوتے بلکہ مختلف مقامات پر بکھرے رہتے ہیں۔ اس کے باوجود پلیٹ فارم کمپنیاں ریٹنگ، مراعات اور ایپ سے غیر فعال کرنے جیسے طریقوں کے ذریعے ان پر اپنا کنٹرول قائم رکھتی ہیں۔ کسی ورکر کو ایپ سے ہٹا دینا جدید دور کی تالہ بندی کے مترادف ہے، بالکل اسی طرح جیسے اجتماعی طور پر ایپ سے لاگ آؤٹ ہونا روایتی کارخانے کی ہڑتال کی نئی شکل ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ مرکز کی بی جے پی حکومت نے گگ ورکرز کو اپنے قریب لانے کی کوشش نہیں کی۔ نئی لیبر کوڈز میں گگ اور پلیٹ فارم ورکرز کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور انہیں سماجی تحفظ کی اسکیموں، فلاحی فنڈز اور مختلف فوائد کی منتقلی کے نظام میں شامل کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ تاہم، یہ اقدامات ابھی تک عملی طور پر مکمل طور پر نافذ نہیں ہو سکے ہیں۔

وسیع تر مزدور قوانین میں اصلاحات کے تحت 29 مرکزی قوانین کی جگہ چار لیبر کوڈز متعارف کرائے گئے۔ ان میں سے ایک سماجی تحفظ سے متعلق کوڈ ہے، جس میں گگ اور پلیٹ فارم ورکرز کے لیے مناسب سماجی تحفظ کے اقدامات تیار کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ تاہم، مرکزی ٹریڈ یونینوں نے ان اصلاحات کی سخت مخالفت کی، جس سے نئے تنازعات پیدا ہوئے اور یہ اصلاحات عملی طور پر غیر مؤثر ہو کر رہ گئیں۔

مرکزی حکومت کا نقطہ نظر زیادہ تر گگ ورکرز کے مسائل کو نئے مواقع اور معاشی ترقی کے تناظر میں دیکھنے کا رہا ہے۔ اس کے لیے 'غیر معمولی مواقع'، 'آمدنی میں اضافہ' اور 'معاشی تنوع' جیسی خوش نما اصطلاحات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ اقتصادی جائزہ 2025–26 میں کم اجرت، الگورتھم کے ذریعے کنٹرول اور پلیٹ فارم کمپنیوں کی من مانی پر سوال ضرور اٹھائے گئے تھے۔ نئے سال کی شام ہونے والی ہڑتال اور مرکزی وزیر محنت سے ملاقات کے بعد جنوری میں کوئک کامرس کمپنیوں نے دس منٹ میں ڈیلیوری کرنے کے غیر انسانی وعدے سے بھی دستبرداری اختیار کر لی تھی۔ تاہم، مزدوروں کے حقوق کے لیے زیادہ مضبوط آوازیں دوسرے حلقوں سے سامنے آئی ہیں۔ ان میں شہری سماج کی تنظیمیں اور کانگریس کی حکومت والی ریاستیں شامل ہیں، جنہوں نے اس معاملے میں سب سے پہلے قانون سازی کی۔ 2023 میں راجستھان، 2025 میں کرناٹک اور اب تلنگانہ نے گگ ورکرز کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں غیر منافع بخش ادارے 'جن پہل' اور گگ ورکرز ایسوسی ایشن کی جانب سے ستمبر 2026 میں ملک بھر میں کیا گیا ایک سروے بھی اہم ہے۔ 'ہندوستان میں پلیٹ فارم پر مبنی گگ ورکرز کا پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت' کے عنوان سے کیے گئے اس مطالعے میں بتایا گیا کہ گگ اور پلیٹ فارم ورکرز کو مسلسل طویل اوقات کار، پیشہ ورانہ خطرات، بنیادی سہولتوں تک محدود رسائی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے خطرات کا سامنا ہے۔



مطالعے کے مطابق یہ حالات اتفاقی نہیں بلکہ پلیٹ فارم پر مبنی کام کے نظام میں بنیادی طور پر پیوست ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کام کی جگہ کی واضح تعریف نہ ہونے سے کمپنیاں اپنی ذمہ داریوں سے بچ نکلتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں صفائی، آرام، صحت کی سہولتوں اور سماجی تحفظ تک مزدوروں کی رسائی میں بڑے خلا موجود ہیں۔ گزشتہ ایک دہائی اور اس سے زیادہ عرصے کے دوران قومی سیاست کا جھکاؤ نمایاں طور پر دائیں بازو کی طرف ہوا ہے۔ اس رجحان کے نتیجے میں جمہوری دائرے محدود ہوئے اور عوامی ناراضگی میں اضافہ ہوا، جس کا سامنا آج مودی حکومت کو کرنا پڑ رہا ہے۔ مزدوروں کے تئیں کانگریس کا یہ فلاحی نقطہ نظر نہ صرف بی جے پی کی پالیسیوں سے مختلف ہے بلکہ یہ لبرلائزیشن کے دور کی پرانی کانگریس سے بھی ایک اسٹریٹجک فاصلہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ تبدیلی واضح طور پر دکھائی دے رہی ہے، لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا یہ محض علامتی تبدیلی ہے یا واقعی نظریاتی سطح پر ایک بڑی تبدیلی کا آغاز؟

ہندوستان کو صرف کارپوریٹ مفادات کے نقطہ نظر سے باہر نکال کر کاروبار اور مزدوروں کے درمیان ایک نیا توازن قائم کرنے کی سمت لے جانے کے لیے ابھی بہت زیادہ سیاسی قوت اور سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔

(مصنف جگدیش رتنانی صحافی اور ایس پی جین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ریسرچ میں فیکلٹی ممبر ہیں۔ بشکریہ: دی بلین پریس)

☆☆☆

درگاپور: کینسر اسپتال کے سنگ بنیاد پر وزیر اعلیٰ کا مغربی بردوان میں جلد ہی میڈیکل کالج دینے کا اعلان



آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات میں اضافہ کی طرف، جمعہ کو ایک اہم اقدام اٹھایا گیا۔ وزیر اعلیٰ سوبھیندو ادھیکاری نے درگاپور میں ایک منظور شدہ نجی کینسر اسپتال کا سنگ بنیاد رکھا اس موقع پر انہوں نے مغربی بردوان میں ایک میڈیکل کالج کے قیام کا بھی اعلان کیا ریاستی بجٹ میں چار اضلاع میں میڈیکل کالجز کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے حکومت کا مقصد نجی شعبے اور حکومت کے اشتراک سے عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اور نجی شعبہ صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے مل کر کام کریں گے تاکہ عام لوگوں کو بہتر دیکھ بھال مل سکے علاج کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ درگاپور میں کینسر اسپتال کا قیام مغربی بردوان اور آس پاس کے علاقوں کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے اس وقت کئی مریضوں کو کینسر کے علاج کے لیے کولکتہ یا دوسرے بڑے شہروں کا سفر کرنا پڑتا ہے کینسر کے علاج کی مقامی سہولیات کی ترقی سے مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو راحت ملنے کی امید ہے۔ اس تقریب میں وزیر صحت ڈاکٹر شردوت مکھرجی، وزیر مویشا بسواس، ایم پی جیوتر موئے سنگھ مہتو، سومترا خان، چندر شیکھر بنرجی، اریجیت رائے، پارتھا گھوش، لکشمی چندر گھورائی، ڈاکٹر سومتا گھوش اور بہت سے دوسرے۔ معززین کرام موجود تھے میڈیکل کالج کے بارے میں وزیر اعلیٰ کے اعلان اور مغربی بردوان کے درگاپور میں کینسر اسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کو صحت کی سہولیات میں اضافہ کی طرف ایک قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

انکاؤنٹر معاملہ: پولس نے پرتاپ داس کو گولی مار کر گرفتار کرلیا، دو دن کا سسپنس ختم

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): دو روزہ ہائی وولٹیج پولیس آپریشن بالآخر جمعہ کو ختم ہوگیا آسنسول کے بدنام زمانہ مجرم پرتاپ داس عرف پاون کو پولیس نے گولی ماردی اور زخمی حالت میں گرفتار کرلیا۔ آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کے اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) نے ہیرا پور تھانہ علاقے کے اسماعیل میں پنچو گلی کے قریب کارروائی کی۔ پولیس کی گولی سے پرتاپ کو دائیں ٹانگ میں گولی لگی۔ اسے علاج کے لیے آسنسول ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ آپریشن کی قیادت کرنے والے ڈی ڈی سی پی (سنٹرل) دھرو داس نے بتایا کہ پرتاپ داس کو زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا پولیس ذرائع کے مطابق جمعہ کی صبح تقریباً 9 بجے اطلاع ملی کہ پرتاپ اسماعیل میں واقع اپنے گھر میں ہتھیار لے کر گھوم رہا ہے اسپیشل آپریشن گروپ کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن شروع کردیا مقامی لوگوں کو گھروں کے اندر رہنے کا مشورہ دیا گیا۔ پولیس اس کی تلاش کے لیے قریبی دیواروں پر بھی چڑھ گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ پرتاپ نے پولیس کو گھیر لیا اور زیر زمین تعمیر عمارت میں پانی کی ٹینک کے پیچھے چھپ گیا پولیس اہلکاروں نے اسے ہتھیار پھینکنے کو کہا لیکن اس نے انکار کردیا الزام یہ ہے کہ اس نے اپنی بندوق پولیس کی طرف کی۔ اپنے دفاع میں پولیس نے اس کی ٹانگ پر گولی چلائی جو اس کی دائیں ٹانگ پر لگی اس کے بعد اہلکاروں نے اسے پکڑ لیا۔ پولیس نے ایک گھنٹے سے زائد جاری آپریشن کے بعد کامیابی حاصل کی۔ قابل ذکر ہے کہ بدھ کی دوپہر آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پرتاپ داس کو گرفتار کرنے گھر پہنچ گئے۔ تاہم الزام ہے کہ پرتاپ نے پولیس پر گولی چلائی اور فرار ہوگیا۔ اس کے بعد سے پولیس کی کئی ٹیمیں اس کی تلاش کررہی ہیں۔ جمعرات کی دوپہر سے دیررات تک آسنسول ساؤتھ تھانہ علاقے کے ہاٹن روڈ پر پروشالین اور آس پاس کے علاقوں میں مکمل تلاشی لی گئی۔ لیکن پرتاپ کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ بالآخر جمعہ کی صبح پولیس نے اسماعیل کو گھیرے میں لے کر گرفتار کرلیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا آسنسول میں مجرم کی گرفتاری اور اس کے بعد پولیس کے ساتھ انکاؤنٹر پر سبھی کی نظریں انتظامی ردعمل پر ہیں۔

محکمہ صحت کی اسٹینڈنگ کمیٹی آسنسول ضلع اسپتال کا معائنہ کرنے پہنچی اور ڈاکٹروں نیز عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): ریاستی محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کی اسٹینڈنگ کمیٹی سہ پہر آسنسول ضلع اسپتال پہنچی پھنسی دیوا کے ایم ایل اے درگا مرمو اسٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرپرسن ہیں۔ ان کی قیادت میں ایک ٹیم تقریباً ڈیڑھ بجے آسنسول ڈسٹرکٹ ہسپتال پہنچی۔ جموڈیہ کے ایم ایل اے ڈاکٹر پنچن مکوپادھیائے سمیت دیگر ممبران اور ریاستی محکمہ صحت کے افسران بھی موجود تھے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے ارکان نے سب سے پہلے آسنسول ڈسٹرکٹ سپر اسپیشلٹی اسپتال کے کانفرنس ہال میں میٹنگ کی۔ میٹنگ میں مغربی بردوان کے ضلع چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او ایچ) ڈاکٹر یونس خان، ضلع اسپتال کے سپروائزر ڈاکٹر تپن کمار بسواس، محکمہ صحت کے ڈپٹی سی ایم او، اور ضلع اسپتال کے ڈاکٹروں نے شرکت کی۔ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہنے والی اس میٹنگ میں کئی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا جن میں ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بستروں کی تعداد میں اضافہ، مختلف شعبہ جات میں ڈاکٹروں کی کمی، ضروری ادویات کی کمی اور ایم آر آئی سروس کے قیام کے ساتھ ساتھ ہسپتال کے انفراسٹرکچر کو بھی زیر بحث لایا گیا اجلاس کے بعد اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین اور اراکین نے مردانہ میڈیکل وارڈ کا دورہ کیا وہاں انہوں نے نرسوں اور مریضوں سے بات کی اور ان کے مسائل دریافت کئے۔ اس کے بعد انہوں نے ضلع اسپتال میں بلڈ بینک کا دورہ کیا بلڈ بینک کا معائنہ کرتے ہوئے چیئرمین اور دیگر ممبران نے خون کی دستیابی، طلب اور انفراسٹرکچر کی حالت کے بارے میں دریافت کیا۔ آخر میں اسٹینڈنگ کمیٹی نے گائنی وارڈ کا معائنہ کیا۔ بعد میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین نے کہا کہ حکومت کے قیام کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے آسنسول ضلع اسپتال کا دورہ کیا ہے یہ ضلعی ہسپتال ضلع اور گردونواح کے لیے انتہائی اہم ہے یہاں مریضوں کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔ اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ، سی ایم او اور ڈاکٹروں نے بستروں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت سمیت کئی مسائل پر تبادلہ خیال کیا مزید برآں، بہت سے محکموں میں مناسب ڈاکٹروں کی کمی ہے اور بنیادی ڈھانچے کے مسائل کا سامنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہسپتال میں موجودہ سہولیات سابقہ ?? حکومت کے دور کی ہیں۔ معائنے اور بات چیت کے بعد، ہم نے مسائل کی نشاندہی کی ہے۔ ہم رپورٹ تیار کرکے اسمبلی میں پیش کریں گے اور وزیر صحت کو آگاہ کریں گے۔ رپورٹ میں صحت کی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کی تجاویز بھی شامل کی جائیں گی۔ ڈاکٹر پنچن مکوپادھیائے نے بتایا کہ اسٹینڈنگ کمیٹی آسنسول ضلع اسپتال کے ساتھ ساتھ جموڈیہ کے چورولیا ہیلتھ سینٹر اور بہادر پور رورل اسپتال کا معائنہ کرے گی۔ شام میں کمیٹی کے ارکان درگاپور سب ڈویژنل اسپتال کا بھی دورہ کریں گے ڈسٹرکٹ سی ایم او نے بتایا کہ ضلع اسپتال میں فی الحال جو خدمات اور شعبہ جات کی کمی ہے ان کو بحال کرنے کے لیے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بستروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ تقریباً ایک دہائی کے بعد ریاستی محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کی اسٹینڈنگ کمیٹی اس کا معائنہ کرنے آسنسول ضلع اسپتال پہنچی ہے۔

وارڈ نمبر 23 میں تالاب بھرنے کا الزام، لوگوں کا ناجائز تجاوزات کے خلاف احتجاج



آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 23 کے چاند ماری علاقے میں، آسنسول رائفل کلب کے قریب، الزام ہے کہ وہاں ایک گائے کا شیڈ اور ایک دکان بنائی گئی تھی علاقہ مکینوں نے ایک بار پھر اس واقعہ کے خلاف آواز اٹھانا شروع کردی ہے مقامی رہائشی پنچو مکھوپادھیائے کی قیادت میں کئی لوگوں نے اس مسئلہ کے خلاف احتجاج کیا۔ ان کا الزام ہے کہ ترنمول کانگریس کی حکومت کے دوران تالابوں کو مختلف طریقوں سے بھر کر غیر قانونی تعمیرات کی گئیں بعض مقامات پر گائے کی پناہ گاہیں بنائی گئی ہیں اور بعض مقامات پر دکانیں بنائی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے علاقہ مکینوں کو دیرینہ مشکلات کا سامنا ہے۔ پنچو مکھوپادھیائے نے کہا کہ اس سے قبل تالاب کا پانی بہت سے باشندے مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرتے تھے۔ تاہم تالاب میں کچرے اور گندگی کے ڈھیروں سے آبی ذخائر آلودہ ہو چکے ہیں اس کے علاوہ تالاب کی زمین کو بھر کر مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے الزامات بھی لگائے گئے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی حکومت میں اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا ماضی میں جس طرح آبی ذخائر بھرے گئے ہیں اس کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے اس دن علاقے کے مکینوں نے آسنسول میونسپل کارپوریشن اور ضلع انتظامیہ کے ذریعے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے کی فوری تحقیقات کرائیں اور تالاب کی زمین کو تجاوزات سے پاک کرنے اور اسے صاف کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔

جموڑیہ کے اسپتال میں صحت خدمات کی حالت ابتر لائٹنگ نہیں، برہم عوام کا B.I.M کے کردار پر سوالات

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): اسپتال زندگی بچانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں لیکن اگر اسی ہسپتال کا بیرونی احاطہ شام کے قریب آتے ہی اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے تو پھر مریضوں اور ان کے لواحقین کی حفاظت پر سوالات اٹھنا فطری امر ہے مغربی بردوان ضلع کے آسنسول کے جموڈیہ بلاک کے بہادر پور رورل اسپتال کی صورتحال بھی ایسی ہی تصویر پیش کرتی ہے۔ مقامی رہائشیوں کو ہسپتال کی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کے بارے میں متعدد شکایات ہیں۔ جموڈیہ کے ایم ایل اے ڈاکٹر پنچن مکھرجی کے حالیہ معائنے سے ہسپتال کے بیرونی احاطے میں روشنی کی خراب صورتحال کا انکشاف ہوا ہے بیماری میں مبتلا بلاک ہیلتھ آفیسر (بی ام او) کی موجودگی اور کردار کے حوالے سے کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ مقامی باشندوں کا الزام ہے کہ یہ مسئلہ ایک دن تک محدود نہیں ہے تقریباً ہر روز، جیسے جیسے شام ڈھلتی ہے، ہسپتال کا بیرونی خول اندھیرے میں ڈوب جاتا ہے۔ اگرچہ ہسپتال کے احاطے میں لائٹس نصب ہیں، لیکن وہ مناسب روشنی فراہم نہیں کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے رات کو علاج کے لیے آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین کو خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ اسپتال جیسے اہم مرکز صحت میں کم از کم روشنی کا انتظام کیوں نہیں کیا جا رہا ہیایسی جگہ پر روشنی کا مناسب انتظام کیوں نہیں ہے جہاں رات کو ایمرجنسی مریضوں کو ہسپتال لایا جاتا ہے؟ اگر لائٹس لگائی گئی ہیں لیکن کام نہیں کر رہی تو ان کی دیکھ بھال کس کی ذمہ داری ہے؟ تاہم، نہ صرف روشنی کے مسئلے کے بارے میں بلکہ اسپتال کے B.I.M کی موجودگی کے بارے میں بھی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اکثر اسپتال میں نظر نہیں آتا الزام ہے کہ جب بہادر پور اسپتال میں ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو بتایا گیا کہ وہ اکھل پور اسپتال میں ہیں۔ تاہم جب اکھل پور اسپتال میں ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو بتایا گیا کہ وہ بہادر پور اسپتال میں ہیں۔ دونوں ہسپتالوں کی کوششوں کے باوجود اس کی اصل موجودگی کے حوالے سے ابہام برقرار ہے تاہم ان الزامات کے حوالے سے فریقین کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ فطری طور پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر محکمہ صحت کے ایک اہم اہلکار کی موجودگی کے حوالے سے ایسی ہی ابہام برقرار رہی تو ہنگامی حالات میں مریضوں کا کیا بنے گا؟ معیاری صحت کی دیکھ بھال کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟ کسی بڑے حادثے یا مریضوں کی بڑی آمد کی صورت میں ذمہ دار افسر کی موجودگی کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟ یہ صورتحال ایم ایل اے کے اسپتال کے معائنے سے سامنے آئی جس نے ایک بار پھر محکمہ صحت کی نگرانی اور انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال کے بارے میں خدشات کو جنم دیا۔ مقامی باشندوں کو امید ہے کہ محکمہ صحت ان شکایات کو سنجیدگی سے لے گا، تحقیقات کرے گا اور ضروری کارروائی کرے گا۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا ہسپتال کے احاطے میں مناسب روشنی فراہم کی جاتی ہے اور انتظامیہ BMOs کی باقاعدہ موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے کیا کرتی ہے لوگوں کے لیے، ہسپتال صرف ایک عمارت نہیں ہے، بلکہ بحران کے وقت زندگیاں بچانے کا آخری سہارا ہے۔ اس طرح کے اعتماد کی جگہ صحت کی دیکھ بھال سے متعلق غیر یقینی صورتحال تشویشناک ہے، اور لوگ محسوس کرتے ہیں کہ اسے جلد ہی حل کیا جانا چاہیے۔ ایم ایل اے نے کہا کہ ضروری اقدامات کئے جارہے ہیں۔

منشیات کے ساتھ نوجوان گرفتار، تقریباً 4 گرام ہیروئن برآمد

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے درگاپور کے کانکسا پولیس اسٹیشن نے بدھ کی رات ایک نوجوان کو منشیات کے ساتھ گرفتار کیا گرفتار نوجوان کا نام پنچو بالا ہے۔ وہ کنکسا کے گوپال پور علاقے میں رہتا ہے۔ گرفتار نوجوان کو آسنسول ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا گیا پولیس نے ان کی تحویل کے لیے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق گذشتہ رات کنکسا پولیس اسٹیشن کو خفیہ اطلاع ملی کہ کنکسا علاقہ میں ایک نوجوان مشتبہ سرگرمیاں دکھا رہا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولس نے راج باندھ سے گوپال پور تک سڑک پر نگرانی شروع کی۔ پولیس نے پنچو بالا کو مشکوک حالت میں گھومتے دیکھ کر روک لیا پوچھ گچھ کے دوران اس کے بیانات میں تضاد پایا گیا تو پولیس کو شک ہوا۔ پولیس نے اس کی تلاشی لینے پر اس سے تقریباً 4 گرام ہیروئن برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کے بعد کنکسا تھانے نے اسے گرفتار کرلیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتار نوجوان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جائے گی تاکہ ممنوعہ اشیاء کے ذرائع کا تعین کیا جاسکے اس کے ساتھ ہی کنکسا پولس اسٹیشن نے تمام پہلوؤں کی جانچ شروع کردی ہے کہ آیا اس کیس کے پیچھے کوئی منشیات اسمگل کرنے والا گروہ ملوث ہے یا نہیں اور آیا وہ کسی دوسرے شخص کو منشیات سپلائی کررہا تھا یا نہیں۔

فیکٹری کی گرد وغبار اور دھوئیں سے پریشان دیہاتیوں اور خواتین سمیت نوجوانوں کا شدید احتجاج



آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): بارہ بونی اسمبلی حلقہ کے ایک حصہ، منوہر بہل گاؤں میں، اینٹوں کے بھٹے کے اندر کام کرنے والی فیکٹری سے نکلنے والی دھول دھوئیں گرد وغبار سے گاؤں والے۔ لوگ غصے سے بھڑک اٹھے۔ آلودگی کے مسئلے سے پریشان گاؤں کی خواتین اور نوجوانوں نے متحد ہو کر اس کے فوری حل کا مطالبہ کرتے ہوئے فیکٹری کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ دیہاتیوں کا الزام ہے کہ فیکٹری کی مسلسل دھول آس پاس کے علاقے میں پھیل رہی ہے جس سے مکینوں کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے پر ماضی میں بھی کئی بار تحفظات کا اظہار کیا گیا لیکن کوئی ٹھوس اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ تحریک میں شامل خواتین اور نوجوانوں نے فیکٹری انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر گرد وغبار پر قابو پایا جائے اور آلودگی کو روکنے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ مظاہرین نے خبردار کیا کہ اگر جلد مسئلے کا مستقل حل نہ نکالا گیا تو وہ اپنے احتجاج میں شدت لائیں گے۔ گاؤں والوں نے کہا کہ اگر ان کے مطالبات کو نظر انداز کیا گیا تو وہ انتظامیہ کے اعلیٰ حکام اور متعلقہ عدالتوں سے شکایت کریں گے۔ اب تمام نظریں فیکٹری انتظامیہ پر لگی ہوئی ہیں کہ گاؤں والوں کے اس احتجاج کی روشنی میں کیا کارروائی کی جائے گی۔

ٹریفک پولس کی غیر قانونی پارکنگ کے خلاف مہم

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): ٹریفک جام کے مسئلے پر قابو پانے اور سڑک کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے آسنسول-درگاپور پولس کمشنریٹ کی طرف سے ایک خصوصی مہم چلائی گئی اس مہم کے تحت آسنسول ناارتھ ٹریفک گارڈ کی طرف سے بائی پاس سروس روڈ اور جوبلی-گیتا نجلی ڈھابہ کے قریب کارروائی کی گئی۔ مہم کے دوران سڑک کے کنارے غیر قانونی طور پر گاڑیاں پارک کرنے والوں کے خلاف سخت موقف اختیار کیا گیا۔ ٹریفک پولیس نے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک پر گاڑیاں کھڑی کرنے والے ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی۔ پولیس کا مقصد سڑک پر گاڑیوں کی ہموار نقل وحرکت کو برقرار رکھنا اور غیر ضروری ٹریفک جام کو روکنا ہے۔ ٹریفک پولیس کی اس کارروائی کے ذریعے ڈرائیوروں کو ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کا پیغام دیا گیا۔

احتجاج کے درمیان CITU کارکنوں کی میٹنگ کا اہتمام

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): بی جے پی کارکنوں پر الزام ہے کہ انہوں نے نارتھ سی سالٹ کولیری میں سی آئی ٹی یو کے زیر اہتمام کارکنوں کی میٹنگ میں خلل ڈالا۔ CITU قائدین کے مطابق انتظامیہ کی جانب سے مناسب اجازت کے باوجود اجلاس میں خلل ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ تاہم احتجاج کے درمیان اجلاس کامیابی سے منعقد ہوا اسی آئی ٹی یو کے رہنما کلیم الدین انصاری نے کہا کہ تنظیم لیبر کوڈ اور اجرت کے ساتھ ساتھ مزدوروں کو ان کے حقوق سے آگاہ کرنے میں مدد کرے گی۔ بورڈ سے خطاب کے لیے مہم چلا رہی ہے۔ اس سلسلے میں رانی گنج سے کولکاتا تک مارچ کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس کے تحت انتظامیہ کے اجازت سے مختلف کولیریز میں ورکرز میٹنگز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اجازت کے باوجود جلسوں میں خلل ڈالنے کی کوششیں جمہوری اور آئینی اقتدار کے خلاف ہیں۔ انصاری نے کہا کہ مزدوروں کے حقوق اور حقوق کی لڑائی کو کوئی اپوزیشن نہیں روک سکتی۔ سرخ پرچم ہمیشہ کارکنوں کے ساتھ کھڑا رہے گا اور تنظیم اپنی تحریک جاری رکھے گی۔

یکم دسمبر کو رانی گنج میں ہیلتھ چیک اپ اور کمبل تقسیم کرنے کا کیمپ

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی رانی گنج شاخ یکم دسمبر 2026 بروز منگل چاپی پارک کے ہیومن گارڈن میں ایک سماجی خدمت کا پروگرام منعقد کرے گی۔ اس پروگرام میں ہیلتھ چیک اپ کیمپ، آنکھوں کی جانچ کیمپ اور ضرورت مندوں کے درمیان سماجی خدمات اور کمبل تقسیم کیے جائیں گے۔ منتظمین کے مطابق انندلوک اور ماروا ڑی ریلیف سوسائٹی ہسپتال کے اشتراک سے ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ آنکھوں کے چیک اپ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ چیک اپ کے دوران ضرورت مندوں میں مفت عینکیں تقسیم کی جائیں گی۔ مزید برآں سرد موسم کے پیش نظر 500 سے زائد ضرورت مندوں میں کمبل تقسیم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہیاس پروگرام میں ایڈوکیٹ پارتھا گھوش اور ضلع کے دیگر لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔

براکر چوری معاملے میں تین گرفتار، زیورات اور نقدی برآمد

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): براکر پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں یہ چوری 19 نومبر کو مقامی رہائشی شیامندر اگروال کے گھر میں ہوئی تھی پولیس نے گذشتہ رات اس معاملے میں تین ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار ملزمان سے مسروقہ سونے چاندی کے زیورات اور نقدی برآمد کرلی گئی۔ پولس ذرائع کے مطابق پالپارہ کے رہنے والے شیامندر اگروال کے گھر 19 نومبر کو چوری کی واردات ہوئی تھی۔ اس کیس کی تحقیقات کے لیے براکر پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر انجان راجک کی قیادت میں ایک خصوصی پولیس ٹیم تشکیل دی گئی پولیس علاقے کے مختلف سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ پڑتال اور مکمل تلاش کے بعد ملزم کی شناخت کرنے میں کامیاب ہوگئی برآمد شدہ اشیاء میں 50 سے زائد چاندی کے سکے، چاندی کے دو پیالے جن کا وزن تقریباً 150 گرام ہے، ایک چاندی کا ڈبہ، ایک سونے کا لاکٹ اور نقدی شامل ہے۔ تینوں گرفتار ملزمان براکر کے رہائشی بتائے جاتے ہیں۔ تینوں کی عمریں 20 سے 25 سال کے درمیان ہیں صبح طبی معائنہ کے بعد تینوں گرفتار ملزمان کو آسنسول کی عدالت میں پیش کیا گیا پولیس نے بتایا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کے تجزیے اور مسلسل تحقیقات کی بنیاد پر تین ملزمان کو جلد گرفتار کرلیا گیا اور مسروقہ سامان کا ایک حصہ برآمد کرلیا گیا اب اس بات کی تحقیقات جاری ہیں کہ آیا اس واقعے میں کوئی اور ملوث ہے یا نہیں۔

دو ماہ گزرنے کے باوجود بھی متوفی مزدور کی بیوہ کو معاوضہ نہیں ملا

آسنسول: 27/نومبر، (عوامی نیوز سروس): سلان پور انڈسٹریل ایریا میں جاجو رشمی ریفریکٹریز لمیٹڈ کے متوفی کارکن کرشنا پرساد عرف چوٹکا کے اہل خانہ کو دو ماہ گزر چکے ہیں، تاہم انہیں ابھی تک 20 لاکھ روپے کا معاوضہ نہیں ملا ہے۔ کمپنی انتظامیہ پر وعدہ خلافی کا الزام لگاتے ہوئے متوفی کی اہلیہ اور رشتہ داروں نے دو دن کی مہلت دی ہے۔ مطالبات نہ ماننے کی صورت میں وہ فیکٹری کا مین گیٹ بلاک کرنے کی دھمکی بھی دے رہے ہیں غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کرنے کا انتباہ دیا ہے۔ اس کے اہل خانہ کے مطابق، کرشنا پرساد کی 22 ستمبر 2026 کو علاج کے دوران موت ہوگئی۔ خاندان کا الزام ہے کہ فیکٹری میں سلیکا پر مشتمل دھول کے مسلسل نمائش اور مناسب حفاظتی آلات کی کمی کی وجہ سے اسے سیلیکوسس ہوگیا۔ اس وقت کمپنی انتظامیہ نے لواحقین کو 20 لاکھ روپے کے معاوضے کی پیشکش کی تھی۔ معاوضے کے ساتھ طبی اخراجات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ تاہم دو ماہ گزرنے کے بعد بھی لواحقین کو کوئی معاوضہ نہیں ملا۔ اس کے برعکس، کمپنی اب مبینہ طور پر کارکن کی موت کو شراب نوشی سے جوڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے متوفی کے اہل خانہ میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ بی جے پی لیڈروں نے بھی اس معاملے پر خاندان کی حمایت میں بات کی ہے۔ اس معاملے کے حوالے سے ہونے والی میٹنگ میں کمپنی کے نمائندے نے ادائیگی اور اس معاملے پر فیصلے کے لیے ایک ہفتے تک کا وقت دینے کی درخواست کی جس کے بعد ملازم نے واضح کیا کہ اگر دو دن میں تسلی بخش جواب اور معاوضے کے حوالے سے ٹھوس اقدامات نہ کیے گئے تو وہ فیکٹری کے مین گیٹ پر احتجاج کریں گے۔ غیر معینہ مدت تک ہڑتال کریں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کمپنی انتظامیہ اپنے وعدوں پر عمل کرتی ہے یا نہیں۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: تمام ریاستوں میں (DMK) کے علاوہ، ایسے اشارے بھی مل رہے ہیں کہ شردپوار کی قیادت والی این سی پی (شرد دھڑے) کے 8 لوک سبھا ارکان بھی اس بل کی حمایت کرسکتے ہیں، خاص طور پر نشستوں کی کل تعداد میں 50 فیصد اضافے کے فیصلے کے بعد۔ کچھ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ مودی حکومت پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے توسیعی دورانیے میں اس بل کو منظور کروانے میں کامیاب ہوجائے گی، جس میں انہیں ان 20 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت بھی حاصل ہوگی جو ترنمول کانگریس (TMC) سے نکل کر این سی پی (اجیت پوار دھڑے) میں شامل ہوگئے ہیں۔ دریں اثنا، تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ٹی وی کے (TVK) کے بانی رہنما سی جوزف وجے نے جمعہ کی صبح دعویٰ کیا کہ بی جے پی نے اس بل کی حمایت کے حوالے سے ڈی ایم کے سربراہ ایم کے اسٹالن کے ساتھ پہلے ہی ایک سمجھوتہ کرلیا ہے۔ اس سے قبل، 20 ستمبر 2023 کو لوک سبھا میں اور 21 ستمبر 2023 کو راجیہ سبھا میں، مودی حکومت نے کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن جماعتوں کے تعاون سے 'خواتین کے لیے ریزرویشن بل' (106 ویں آئینی ترمیم کا بل، جسے 'ناری شکتی وندن ادھینیم'، '2023 کہا جاتا ہے) منظور کروایا تھا۔ اس قانون سازی میں لوک سبھا کی 543 نشستوں میں سے ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے مختص کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ تاہم، کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ تین سال گزر جانے کے باوجود، اس قانون پر تاحال عمل درآمد نہیں ہوسکا ہے۔

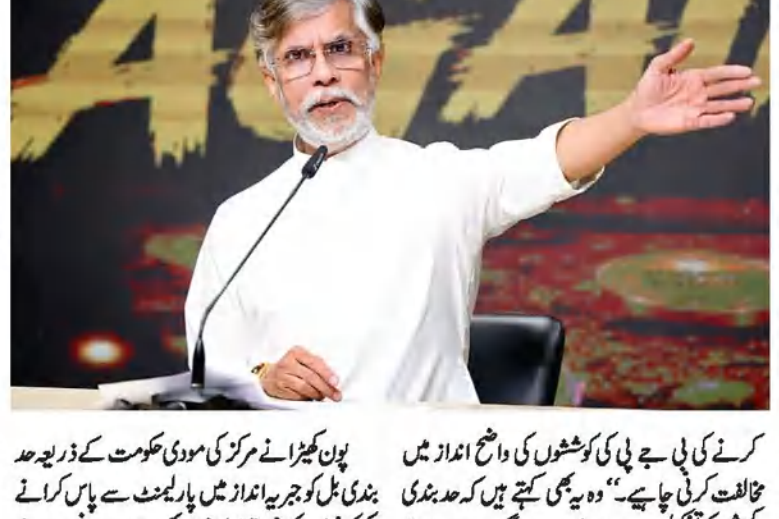
بقیہ: شوبھندو کے خوش ہے۔ 2017 میں آخری بار مریضوں کے کھانے میں کچھ اضافہ ضرور ہوا تھا۔ یکم اگست سے مریضوں کے کھانے کے لئے 110 روپے مختص کئے گئے تھے۔ خوش خبری دی کہ بہت سی دوائی خریدنے کے لئے امرت سنٹر کھولا جائے گا۔ حکومت بدلتے ہی وزیر اعلیٰ کا ایک کے بعد ایک اعلان سیجوام میں کچھ راحت دیکھنے کو ملی ہے۔

بقیہ: ہارس ٹریڈنگ کا بازار روپے میں خریدنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہماری پارٹی اس بل کی مخالفت کرے گی۔ جو بھی رکن پارلیمنٹ اس بل کی حمایت کرے گا، اسے ملک کے عوام غدار کے طور پر یاد رکھیں گے۔ یہ حد بندی بل ملک اور قوم کے خلاف ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ اس بل کے سلسلے میں انڈیا اتحاد کی میٹنگ میں بحث ہوگی۔ اگر کوئی بھی پارٹی یا رکن پارلیمنٹ اس کی حمایت کرتا ہے تو وہ ملک کے خلاف کام کرے گا۔ بل کی حمایت کرنے والوں کو 21 ویں صدی کے سب سے بڑے غداروں کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

منجے راوت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ بھی کی۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''آج شیوسینا کے سربراہ بالاصاحب ٹھاکرے ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ شردپوار خراب صحت کی وجہ سے نہ تو جدوجہد کرنے کی حالت میں ہیں اور نہ ہی کوئی اہم فیصلہ لینے کی پوزیشن میں ہیں۔ ورنہ پارلیمنٹ میں اتنے بدعنوان طریقے سے 'ملک مخالف' حد بندی بل لانے کی ہمت کسی میں نہیں ہوتی۔'' وہ آگے لکھتے ہیں کہ ''حد بندی بی جے پی کی رچی ہوئی ایک ایسی سازش ہے، جس کا مقصد اس ملک کے عوام سے اقتدار چھیننا ہے۔'' منجے راوت نے اپنی پوسٹ میں شردپوار اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ساتھ بی جے پی کی مہاراشٹر یونٹ کے ایکس ہینڈل کو بھی ٹیگ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''جمہوریت کے حامی ہر محب وطن سیاسی پارٹی کو پارلیمنٹ میں اس حد بندی بل کو مسترد کردینا چاہیے۔ تاریخ ہمیشہ غداروں کے نام یاد رکھتی ہے، چاہے ان کی غداری سے جڑی باتیں وقت کے ساتھ دھندلی ہی کیوں نہ پڑ جائیں۔''

بقیہ: مودی کابینہ نے ہوجائے گی۔ حکومت

حد بندی بل: ’آج بی جے پی کے ساتھ عارضی سیاسی گٹھ جوڑ مستقبل میں سیاسی تباہی کا سبب بن سکتا ہے‘، کانگریس



27 ؍نومبر: مرکزی حکومت نے انتخابی حلقوں کی حد بندی سے متعلق بل میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ منظوری دے دی ہے۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ ان تبدیلیوں کے بعد کچھ اپوزیشن پارٹیاں بھی مرکزی حکومت کو حمایت دے سکتی ہیں۔ حالانکہ کانگریس نے اس سلسلے میں بالکل واضح رخ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ حد بندی بل کی مضبوطی کے ساتھ مخالفت کی جائے گی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے اس بارے میں اپوزیشن پارٹیوں کو متنبہ بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ ”آسام اور جموں وکشمیر میں بی جے پی حکومت کے ذریعہ کرائی گئی حد بندی کی کارروائی ہر سیاسی پارٹی کے لیے ایک واضح تنبیہ ہونی چاہیے۔ یہ کارروائیاں ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح حد بندی کے عمل میں ہیرا پھیری کر سیاسی نمائندگی کو مسخ کیا جاسکتا ہے اور حکمراں پارٹی کے حق میں انتخابی نقشہ دوبارہ ترتیب دیا جاسکتا ہے۔“

یہ بیان پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ”آج بی جے پی کے ساتھ عارضی سیاسی گٹھ جوڑ مستقبل میں سیاسی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے ہر سیاسی پارٹی کو خواتین کے ریزرویشن کی آڑ میں حد بندی کو خفیہ طریقے سے نافذ کرنے کی بی جے پی کی کوششوں کی واضح انداز میں مخالفت کرنی چاہیے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حد بندی کمیشن کی تشکیل سے یہ خدشات مزید گہرے ہوجاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ”چیف الیکشن کمشنر یا چیف الیکشن کمشنر کے نامزد کردہ الیکشن کمشنر اس کمیشن کے عہدے کی مناسبت سے رکن ہوتے ہیں۔ موجودہ چیف الیکشن کمشنر کے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے اس عمل کی غیر جانبداری پر بھروسہ کرنے کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آتی، حالانکہ یہ مکمل ہندوستان کے انتخابی منظرنامے کو بنیادی طور پر تبدیل کرسکتا ہے۔“

پون کھیڑا نے مرکز کی مودی حکومت کے ذریعہ حد بندی بل کو جبریہ انداز میں پارلیمنٹ سے پاس کرانے کی کوششوں کو سخت تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ”کانگریس پارٹی حکومت کی جانب سے اس بل کو زبردستی منظور کرانے کی کوشش کی سخت مخالفت کرتی ہے۔“ ساتھ ہی انھوں نے پارٹی کی طرف سے قبل میں پیش کیے گئے 3 واضح مطالبات بھی سامنے رکھے، جو اس طرح ہیں:

لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں کی تعداد برقرار رکھی جائے اور پارلیمانی نمائندگی میں ریاستوں کا موجودہ تناسب بھی برقرار رکھا جائے۔

مزید 25 برسوں کے لیے نشستوں کی تعداد اور ریاستوں کے درمیان نشستوں کا تناسب منجمد رکھا جائے۔ اس سلسلے میں 1976 میں اندرا گاندھی اور 2001 میں اٹل بہاری واجپئی کے ذریعہ اختیار کردہ روایت پر عمل کیا جائے۔ مودی کی دانش مندی ان لیڈروں سے زیادہ نہیں ہے، جو ان سے پہلے اقتدار میں رہے ہیں۔

2029 کے لوک سبھا انتخابات سے خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے، جس میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی خواتین کے لیے داخلی ریزرویشن بھی شامل ہو۔ خواتین کے ریزرویشن کو سیاسی مقاصد کے تحت تیار کردہ حد بندی کے عمل کا ’یرغمال‘ نہیں بنایا جانا چاہیے۔

پون کھیڑا اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ مودی اور شاہ سمجھ چکے ہیں کہ 2029 میں (اگر اس سے پہلے نہیں، تو) انہیں ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اچانک خواتین کی نمائندگی کے تئیں فکر مند ہونے کا دکھاوا شروع کر دیا ہے۔ کانگریس لیڈر کے مطابق مودی حکومت کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانا نہیں، بلکہ اپنی سیاسی بقا کے لیے اس معاملے کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ تکمیل کے قریب، مرکزی وزیر پیوش گویل نے کیا مطلع

27 ؍نومبر: ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پانے کے انتہائی قریب پہنچ گیا ہے۔ ’انڈیا ڈیٹ کیپٹل مارکیٹ سمٹ 2026‘ میں مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گویل نے کہا کہ امید ہے اس سال کے آخر تک یوروپی یونین (ای یو) کے ساتھ آزادانہ تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر بھی دستخط ہوجائیں گے اور یہ اگلے سال مارچ یا اپریل تک نافذ ہوجائے گا۔ امریکہ کے ساتھ معاہدے کے بارے میں پیوش گویل نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ اب مکمل ہونے کے قریب ہے۔ معاہدے کو حتمی شکل دینے میں جس عمل اور طریقہ؟ کار کی وجہ سے رکاوٹیں آرہی تھیں، اب اس نے ایک شکل اختیار کرنا شروع کردی ہے۔ آسان لفظوں میں کہیں تو ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدے کی راہ میں آنے والی رکاوٹ اب ختم ہوچکی ہے اور جلد ہی اس معاہدے کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ پیوش گویل نے اس سے قبل ایک دوسرے بیان میں کہا تھا کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان بات چیت آخری مرحلے میں ہے اور کچھ معاملات پر وضاحت ہونا باقی ہے۔ لیکن اب ان کے نئے بیان سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان معاہدے کو لے کر بات چیت تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔ مرکزی وزیر کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب امریکہ نے ہندوستان سمیت کئی ممالک پر 25 فیصد ٹیرف عائد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان کے ساتھ معاہدہ ہوجاتا ہے تو ہندوستان پر 17 فیصد ٹیرف نافذ ہوگا، لیکن اگر یہ معاہدہ نہیں ہوتا ہے تو 25 فیصد ٹیرف عائد کیا جائے گا، جو اگلے سال کے آغاز میں نافذ ہوسکتا ہے۔ ٹیرف کی تجویز کے بعد گویل کا یہ بیان سامنے آنا واضح کرتا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ٹیرف کے معاملے پر بھی بات چیت ہوئی ہے اور امریکہ ہندوستان کے لیے دیگر حریف ممالک کے مقابلے کم ٹیرف کی شرح مقرر کرنے پر آمادہ ہے۔

قابل ذکر ہے کہ بات چیت میں تاخیر اور غیر یقینی صورت حال کے پیچھے امریکی پالیسیوں میں تبدیلی اور امریکی سپریم کورٹ کی جانب سے پہلے عائد کیے گئے وسیع پیمانے کے ٹیرف کو منسوخ کرنے جیسے واقعات رہے ہیں۔ دوسری طرف وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اکتوبر میں بات چیت کے ”ایک مقام پر پہنچ کر رک جانے“ کا ذکر کیا تھا۔

مسلسل گراوٹ کے بعد سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اچھال، چاندی 8 ہزار اور سونا 3 ہزار روپے مہنگا

نئی دہلی 27 ؍نومبر: گزشتہ کئی دنوں سے جاری بھاری گراوٹ کے بعد ہفتے کے آخری کاروباری دن جمعہ کو سونے اور چاندی کی قیمتوں میں زبردست اچھال دیکھنے کو ملی۔ نچلی سطح پر خریداری اور شارٹ کورنگ کے باعث دونوں قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ تاہم امریکی معیشت کے مضبوط اعداد وشمار اور فیڈرل ریزرو کے سخت رویے کے سبب شرح سود میں ممکنہ اضافے کا خدشہ برقرار ہے، جس سے آئندہ قیمتوں میں تیزی محدود رہ سکتی ہے۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر دسمبر میں ڈیلیوری والا سونا 2028 روپے کے اضافے کے ساتھ 124300 روپے فی 10 گرام پر کھلا۔ کاروبار کے دوران اس کی قیمت میں 3100 روپے یا 2.6 فیصد کا اضافہ ہوا اور یہ تقریباً 125400 روپے فی 10 گرام پر پہنچ گیا۔ دن کے کاروبار میں سونے نے 125410 روپے کی بلند ترین سطح کو چھوا۔ اس سے پہلے گزشتہ کاروباری سیشن میں سونا 122272 روپے فی 10 گرام پر بند ہوا تھا۔



حالیہ گراوٹ کے دوران سونا اپنی ریکارڈ بلند ترین سطح سے کافی نیچے آگیا تھا، جس کے بعد سرمایہ کاروں نے کم قیمتوں پر خریداری شروع کردی۔

دوسری جانب چاندی میں سونے کے مقابلے زیادہ مضبوطی دیکھنے کو ملی۔ ایم سی ایکس پر دسمبر ڈیلیوری والی چاندی گزشتہ کاروباری سیشن کے 145843 روپے فی کلوگرام کے بند بھاؤ کے مقابلے 5833 روپے کے اضافے کے ساتھ 151676 روپے فی کلوگرام پر کھلی۔ بعد میں اس کی قیمت میں 5.70 فیصد یعنی 8300 روپے کا اضافہ ہوا اور یہ تقریباً 154150 روپے فی کلوگرام پر پہنچ گئی۔ کاروبار کے دوران چاندی نے 154251 روپے کی بلند ترین سطح کو چھوا۔ بازار کے ماہرین کا کہنا ہے کہ حالیہ فروخت کے دوران چاندی کی قیمتوں میں سونے کے مقابلے زیادہ گراوٹ آئی تھی، اسی لیے اس کی قیمتوں میں بحالی بھی زیادہ تیز رہی۔ بین الاقوامی بازار میں بھی تیزی کا رجحان رہا۔ کامیکس پر سونا تقریباً 3659 ڈالر فی اونس اور چاندی 44.10 ڈالر فی اونس کے آس پاس کاروبار کرتی نظر آئی۔ ڈالر کی قدر میں نرمی اور ٹیکنالوجی شیئروں میں بہتری سے سرمایہ کاروں میں خطرہ مول لینے کی صلاحیت بڑھی، جس کا فائدہ قیمتی دھاتوں کے بازار کو ملا۔

بازار کے ماہرین کے مطابق قیمتی دھاتوں میں حالیہ شدید گراوٹ کے بعد جس تکنیکی بحالی کی توقع کی جارہی تھی، وہ اب نظر آنے لگی ہے۔ ایکویٹی بازاروں میں استحکام کی واپسی اور فروخت کا دباؤ کم ہونے سے سونے اور چاندی کو سہارا ملا ہے۔ تاہم دسمبر میں امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود بڑھانے کا امکان برقرار ہے، جو آئندہ تیزی پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ تکنیکی تجزیے کے مطابق کامیکس گولڈ کے لیے 3630 سے 3660 ڈالر کا دائرہ اہم سپورٹ بن گیا ہے، جب کہ اوپر کی جانب 3730 سے 3760 ڈالر کا دائرہ پہلی بڑی مزاحمتی سطح ہے۔ دوسری جانب چاندی کے لیے 43.50 سے 44 ڈالر کا دائرہ اہم مزاحمت سمجھا جارہا ہے۔ اگر قیمت اس سطح کو عبور کرلیتی ہے تو تیزی مزید مضبوط ہوسکتی ہے۔ گھریلو بازار میں ایم سی ایکس گولڈ کے لیے 126300 سے 127000 روپے کا دائرہ اہم مزاحمتی سطح کے طور پر دیکھا جارہا ہے، جب کہ چاندی کے لیے 156000 سے 158000 روپے کی سطح اہم مانی جارہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ فی الحال قیمتوں میں اضافہ تکنیکی بحالی کا نتیجہ دکھائی دیتا ہے، لیکن اگر عالمی اشارے سازگار رہے تو اس میں مزید مضبوطی آسکتی ہے۔ اس دوران خام تیل کی قیمتوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ مشرق وسطیٰ میں سپلائی سے متعلق خدشات کے باعث برینٹ اور ڈبلیو ٹی آئی دونوں طرح کے خام تیل کی قیمتیں بلند رہیں۔

’مودی-شاہ کی سازشی جوڑی ہمیشہ کی طرح جھوٹ پھیلا رہی‘، خاتون ریزرویشن بل معاملہ پر کانگریس کا تبصرہ

27 ؍نومبر: پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیے جانے کے بعد سے سیاسی ہلچل اچانک بہت بڑھ گئی ہے۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ انتخابی حلقوں کی حد بندی سے متعلق بل اور خاتون ریزرویشن بل کو اس پارلیمانی اجلاس میں منظوری مل سکتی ہے۔ مرکز کی مودی حکومت ان دونوں بلوں کو پاس کرانے کے لیے پورا زور لگا رہی ہے، حالانکہ کانگریس نے برسر اقتدار طبقہ کی طرف سے پھیلائی جا رہی ایک خبر کو ’جھوٹ پر مبنی‘ قرار دیا ہے۔ خاتون ریزرویشن بل سے متعلق کانگریس کا کہنا ہے کہ وہ تو پہلے ہی پارلیمنٹ سے منظور ہو چکا ہے، ضرورت فوراً اس کے نفاذ کی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس معاملہ میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا ہے کہ ”وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی سازشی جوڑی ہمیشہ کی طرح جھوٹ پھیلا رہی ہے۔“ وہ آگے لکھتے ہیں کہ ”خواتین کو ایک تہائی ریزرویشن دینے والا ’ناری شکتی وندن ادھینیم‘ ستمبر 2023 میں پارلیمنٹ میں اتفاق رائے سے پاس ہوا تھا۔ کانگریس صدر نے اسے فوراً نافذ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن ان کے مطالبہ کو مسترد کر دیا گیا اور 16 اپریل 2026 کی شب 10.40 بجے تک قانون سے متعلق نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا تھا، جسے بعد میں اچانک جاری کر دیا گیا۔“ جے رام رمیش کے مطابق مذکورہ بالا عمل سے پوری طرح واضح ہے کہ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس خاتون ریزرویشن کے لیے نہیں طلب کیا گیا ہے۔ خاتون ریزرویشن تو پہلے سے ہی قانون بن چکا ہے، لیکن مودی-شاہ کی جوڑی نے اسے 3 سال سے زیادہ وقت سے ٹھنڈے بستے میں ڈال رکھا ہے۔ کانگریس لیڈر نے مزید کہا کہ ”خصوصی اجلاس کا اصل مقصد انتخابی حلقوں کی منمانے ڈھنگ سے حد بندی کرنا ہے تاکہ لوگوں کی آواز دبائی جاسکے۔“ کانگریس لیڈر نے یہ سوال بھی کیا کہ ”انتخابی حلقوں کی حدیں طے کرنے کی ذمہ داری کس کو دی جائے گی؟ کیا یہ پوری طرح سوالوں کے گھیرے میں ہے؟ چکے اور بری طرح بے نقاب ہو چکے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو دی جاسکتی ہے، جنھوں نے ووٹر لسٹس تیار کرنے کے پورے عمل کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے اور انتخابی عمل کے بھروسہ کو تار تار کر دیا ہے۔“ وہ یہ بھی پوچھتے ہیں کہ ”اتنے بڑے پیمانے پر ووٹ چوری کو انجام دینے والوں کو ہی اب حد بندی کرنے اور انتخابی حلقوں کی شکل بدلنے کی طاقت کیسے دی جاسکتی ہے؟ اس سے زیادہ شرمناک اور کیا ہوسکتا ہے۔“ سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ ”یہ چاروں طرف سے گھرے اور بوکھلائے وزیر اعظم کے ذریعہ بدحواسی میں اٹھایا گیا قدم ہے۔ لیکن اس کا پوری طاقت اور عزم کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔“

الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ’یو پی پی سی ایس 2025‘ پریلمس کا ریزلٹ کیا رَد، نتائج دوبارہ کیے جائیں گے جاری

لکھنؤ، 27 ؍نومبر: اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (یو پی پی ایس سی) کے ’پی سی ایس ابتدائی امتحان 2025‘ کا ریزلٹ رَد ہوگیا ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے اس امتحان کے اعلان کردہ نتائج میں ترمیم کرا سے نئے سرے سے جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد پہلے جاری کی گئی میرٹ لسٹ میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ نئے ریزلٹ میں امیدواروں کی کامیابی کی صورت حال بھی بدل سکتی ہے۔ حالانکہ امیدواروں کو یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ ہائی کورٹ نے ابتدائی امتحان دوبارہ کرانے کا حکم نہیں دیا ہے، بلکہ پہلے ہو چکے امتحان کی بنیاد پر ترمیم شدہ نتیجہ جاری کرنے کو کہا ہے۔



یہ معاملہ ’ریزرو‘ (محفوظ) زمرے کے ان امیدواروں سے متعلق ہے جن کے نمبر ’غیر محفوظ‘ یعنی جنرل زمرے کے کٹ آف سے زیادہ تھے۔ اس کے باوجود انہیں ’غیر محفوظ‘ زمرے کی میرٹ لسٹ میں جگہ نہیں دی گئی تھی۔ عرضی گزاروں کا کہنا تھا کہ ان کے نمبر ’غیر محفوظ‘ زمرہ کے کٹ آف سے زیادہ ہونے کے باوجود سروس کمیشن نے انہیں میرٹورئیس ریزرو کیٹیگری (ایم آر سی) کے تحت اوپن زمرے میں شامل نہیں کیا۔ اس معاملے میں سنجے کمار اور 3 دیگر امیدواروں نے الٰہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔

جسٹس منیش کمار گپتا کی سنگل بنچ نے عرضی منظور کرتے ہوئے اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کو ابتدائی امتحان کے نتیجے میں ترمیم کر کے دوبارہ جاری کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالتی حکم کے مطابق کمیشن کو ’محفوظ‘ زمرے کے ان اہل امیدواروں کو ان کی میرٹ کی بنیاد پر ’غیر محفوظ‘ زمرے میں شامل کرنے کے معاملے پر نئے سرے سے کارروائی کرنی ہوگی۔ اس کا اثر آئندہ سلیکشن کے عمل پر بھی پڑے گا۔ ترمیم شدہ نتیجہ جاری ہونے کے بعد کمیشن کو اسی کی بنیاد پر آگے کا عمل مکمل کرنا ہوگا۔ دراصل یہ پورا معاملہ ’محفوظ‘ زمرے کے میرٹورئیس یعنی زیادہ نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو ’غیر محفوظ‘ زمرے میں شامل کرنے سے متعلق ہے۔ عرضی گزاروں کا الزام تھا کہ سروس کمیشن نے ابتدائی امتحان کی میرٹ لسٹ تیار کرتے وقت ’غیر محفوظ‘ یعنی اوپن زمرے میں صرف انہی امیدواروں کو جگہ دی، جنہوں نے کسی بھی طرح کے ریزرویشن کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جبکہ محفوظ زمرے کے کچھ امیدواروں کے نمبر غیر محفوظ زمرے کے آخری منتخب امیدوار سے بھی زیادہ تھے۔ اس کے باوجود انہیں اوپن زمرے میں شامل نہیں کیا گیا اور ان کا شمار ان کے اپنے ’محفوظ‘ زمرے میں ہی کیا گیا۔ عرضی گزاروں کا کہنا تھا کہ اس کی وجہ سے کم نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو بھی اگلے امتحان میں بیٹھنے کا موقع نہیں مل سکا۔

بین الاقوامی خبریں

قاہرہ میں ٹینکر حادثہ کی وجہ بننے والے مشتبہ ڈرائیور کو حراست میں لیا گیا، 31 افراد ہوئے تھے جاں بحق



27 ؍نومبر: مصری حکام کے مطابق انہوں نے ایک تیز رفتار ڈرائیور کو حراست میں لیا ہے، جس پر شبہ ہے کہ قاہرہ کے قریب ایک اہم شاہراہ پر ایندھن سے بھرا ٹینکر الٹ جانے کا سبب بنا۔ بھیڑ والے وقت میں پیش آئے اس حادثہ سے زبردست آگ لگ گئی تھی، جس میں کم از کم 31 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ واقعہ گزشتہ بدھ کی شام پیش آیا تھا، جس نے پورے ملک کو صدمے میں ڈال دیا تھا۔ قاہرہ حادثہ کی کئی ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آئی تھیں، جن میں ٹینکر اور 2 درجن سے زیادہ دیگر گاڑیوں سے اٹھتے ہوئے آگ کے بلند شعلے دکھائی دیے۔ یہ گاڑیاں کئی لین والی رنگ روڈ پر جگہ جگہ پھیلی ہوئی تھیں اور آگ کی زد میں آچکی تھیں۔ اپنی گاڑیوں میں پھنسے ڈرائیور آگ سے بچنے کے لیے گھبراہٹ میں باہر نکل کر بھاگنے لگے۔ رنگ روڈ پر چلنے والی ہزاروں پبلک مائیکروبسوں میں سے ایک کے ڈرائیور صلاح احمد نے بتایا کہ ”یہ رنگ روڈ پر خدا کا دوزخ تھا۔“ ان کا کہنا ہے کہ جب ٹینکر میں آگ لگی تو وہ بھی شاہراہ پر موجود تھے، لیکن ٹریفک جام کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ یہی چیز ان کی جان بچانے کا سبب بنی۔ جمعرات کو دیے گئے بیان میں انہوں نے کہا کہ ”لوگ اب بھی صدمے کی کیفیت میں ہیں۔“

الیسوی ایٹیڈ پریس کی جانب سے جمعرات کو جاری کی گئی ویڈیو میں اوور پاس کے جلے ہوئے حصے اور سڑک کے کنارے پھیلے راکھ اور سیاہی کے ڈھیر دکھائی دیے۔ اس دوران صبح کے اوقات میں ٹریفک دوبارہ معمول پر آگئی تھی، لیکن جائے وقوع پر آگ کے نشانات موجود تھے۔ جس رنگ روڈ پر یہ حادثہ پیش آیا، وہ مصر کی راجدھانی قاہرہ کے گرد واقع ہے اور شہر کے مرکز کو آس پاس کے قصبوں اور ان مضافاتی علاقوں سے جوڑتی ہے، جو گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران صحرا میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ اس پورے شہری علاقے کی آبادی 2 سے 3 کروڑ کے درمیان ہے۔ بہرحال، سرکاری افسر نے فیس بک پر جاری ایک بیان میں کہا کہ جمعرات کے روز حکام نے اس گاڑی کے ڈرائیور کو حراست میں لے لیا ہے، جس پر شبہ ہے کہ شاہراہ پر ایندھن سے بھرے ٹینکر کے حادثہ زدہ ہونے کا سبب بنا۔ یہ حادثہ رنگ روڈ کے شمالی حصے میں واقع گنجان آبادی والے علاقے وراق سے گزرتے ہوئے پیش آیا۔ افسر کے مطابق ڈرائیور نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ وہ مختلف لین کے درمیان تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا، اسی دوران اس کی گاڑی ٹینکر کے پچھلے دائیں حصے سے ٹکرا گئی۔ اس کے بعد اس کی گاڑی بے قابو ہوگئی اور دائیں جانب کافی دور تک نکل گئی، اسی دوران ایندھن کے ٹرک کا ایک ٹائر پھٹ گیا۔

افسر کے بیان کے مطابق اس ٹکر کے سبب ایندھن سے بھرا ٹینکر شاہراہ کی کنکریٹ کی دیوار سے جا ٹکرایا اور الٹ گیا۔ اس کے بعد ایندھن سڑک پر پھیل گیا اور آگ بھڑک اٹھی۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اس آگ میں 27 گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں اور 25 افراد زخمی ہوئے۔ سرکاری اٹارنی جنرل کے دفتر نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں کی شناخت کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ کیے جارہے ہیں۔ ایک مائیکروبس ڈرائیور احمد نے اس حادثہ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہلاک ہونے والوں میں بیشتر ممکنہ طور پر وہ لوگ تھے جو کام سے واپس گھر جارہے تھے، یا طلبا تھے جو اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ کچھ میڈیا رپورٹس کے مطابق آگ لگنے کے کئی گھنٹے بعد تک زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں لایا جاتا رہا۔ ان کے اہل خانہ صدمے اور غم کی حالت میں اسپتالوں کے باہر جمع تھے۔ احمد نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”بھیڑ کے اوقات میں اس طرح کے ٹرک کو رنگ روڈ پر آنے کی اجازت کیوں دی گئی؟ اس حادثے کے لیے کس کو سزا دی جائے گی؟“ قابل ذکر ہے کہ مصر میں ہر سال ٹریفک کے جان لیوا حادثات میں ہزاروں افراد اپنی جان گنوا دیتے ہیں۔ ملک میں سڑکوں پر تحفظ کا ریکارڈ انتہائی خراب ہے۔ بیشتر حادثات کی بنیادی وجوہات تیز رفتاری، سڑکوں کی خراب حالت اور ٹریفک قوانین پر عمل درآمد میں کوتاہی ہیں۔ جنوری میں بھی جنوبی صوبے بنی سویف کے قریب ایک سڑک پر کئی گاڑیوں کے درمیان زبردست تصادم ہوا تھا، جس میں 21 افراد ہلاک اور 16 زخمی ہوگئے تھے۔

کویت میں ڈرون حملہ سے 2 اطالوی شہریوں کی موت، ایران کو ٹھہرایا جارہا ذمہ دار

27 ؍نومبر: کویت میں 26 نومبر کو ہوئے ڈرون حملوں میں اٹلی کے 2 شہریوں کی موت ہوگئی ہے۔ اٹلی اور کویت نے اس حملے کے لیے ایران کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے، حالانکہ ایران نے اس سے انکار کیا ہے۔ ہلاک ہونے والے دونوں افراد جرمنی کی دفاعی کمپنی رائن میٹل کی اٹلی میں واقع ذیلی کمپنی ’رائن میٹل اٹالیہ‘ میں ٹیکنیشین تھے۔ وہ کویت میں فضائی حملوں کا پتہ لگانے والے ایک دفاعی مرکز میں کام کررہے تھے۔

اٹلی کے وزیر خارجہ انتونیو تاجانی نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ جمعرات کی دوپہر تقریباً 2 بجے ایران میں تیار کیے گئے کئی ڈرون نے کویت کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ ان میں وہ مرکز بھی شامل تھا، جہاں دونوں اطالوی شہری کام کررہے تھے۔ حملہ کے دوران زوردار دھماکہ ہوا اور دونوں ٹیکنیشینوں کی موت ہوگئی۔



کویت کی وزارت دفاع کے مطابق اس کی فوج نے فضائی حدود میں کئی ڈرونز دیکھے اور انہیں روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران ایک فوجی ٹھکانے پر ڈرون کا ملبہ گرا، جس سے 4 افراد زخمی ہوگئے۔ ان میں 2 اطالوی، ایک کویتی اور ایک پاکستانی شہری شامل تھے۔ بعد میں دونوں اطالوی شہریوں کی موت ہوگئی۔ اس حملے میں املاک کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ اٹلی اس معاملے میں ایرانی سفارت خانہ میں شکایت درج کرائے گا۔ انہوں نے ایران سے ان عرب ممالک پر حملے روکنے کی اپیل بھی کی، جو اس جنگ میں شامل نہیں ہیں۔ دوسری طرف ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کویت اور اٹلی کے وزرائے خارجہ سے فون پر بات کی۔ انہوں نے اس حملہ میں ایران کا ہاتھ ہونے سے انکار کیا اور معاملے کی مشترکہ تحقیقات کرانے کی پیش کش کی۔ ایران کے فوجی ترجمان ابوالفضل شکارچی نے بھی کہا کہ ایرانی فوج نے اس علاقے میں کوئی حملہ نہیں کیا۔ ایران نے الزام لگایا کہ امریکہ اور اسرائیل اس واقعہ کے ذریعہ خطے میں کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس نے اپنے اس دعوے کی حمایت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ روم میں واقع ایرانی سفارت خانہ نے بھی حملے میں ایران کے کردار سے انکار کیا ہے۔

بھارتی آئین کی اقدار سے ہی جمہوریت اور قوم مضبوط ہوگی

بھارت کے یوم دستور کے موقع پر ایما انٹر کالج میں سکریٹری عابد علی نے آئین کا حلف دلایا



عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: آئی ایم اے (ایما) انٹر کالج لوہردگا میں بھارت کا یوم دستور کو پروقار ماحول میں منایا گیا۔ پروگرام میں آئین کی اہمیت، جمہوری اقدار اور شہریوں کے حقوق اور فرائض سے آگاہی پر زور دیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح کالج کے سکریٹری عابد علی اور فیکلٹی ممبران نے مشترکہ طور پر آئین کا حلف لیا۔ یہ پروگرام آنجہانی ماہر تعلیم آشا سنہا اور نادیہ ہندو ہائی اسکول کے سابق پرنسپل آنجہانی ڈاکٹر نکل کشور سنہا کو وقف تھی، جنہیں نیشنل ایوارڈ ملا تھا۔ مقررین نے ان کی تعلیمی شراکت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر سنہا نے اپنی پوری زندگی آئینی اصولوں اور تعلیمی اقدار کو اپناتے ہوئے معاشرے اور ملک کی تعلیم اور ترقی کے لیے وقف کر دی۔ کالج کے سکریٹری عابد علی نے بتایا کہ ہندوستانی آئین دنیا کا سب سے بڑا تحریری آئین ہے۔ اسے 26 نومبر 1949 کو اپنایا گیا اور 26 جنوری 1950 کو نافذ کیا گیا۔ آئین شہریوں کے حقوق اور فرائض کا تحفظ کرتا ہے اور انہیں ذمہ دار شہری بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ استاد عرفان اللہ نے کہا کہ موجودہ ماحول میں آئین کی حفاظت اور اس کی اقدار کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آئین مساوات، آزادی اور انصاف کے اصولوں کو مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنوع میں ہندوستان کا اتحاد اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم مختلف مذاہب، ذاتوں اور ثقافتوں کے درمیان محبت، بھائی چارے، اعتماد اور بھائی چارے کے جذبے کو مضبوط کریں۔ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر آج کے ماحول میں آئین کی اہمیت کے موضوع پر تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ لئیق احمد نے اول، کومل اوراواں نے دوم اور روشن اوراواں نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ جیتنے والے شرکاء کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اعجاز انصاری، عبدالقدوس، افروز انصاری، سجاد انصاری، فرحت جہاں، سیما خاتون، انیتا اوراواں، مانیتا اوراواں، الطاف اختر، اور دیگر اساتذہ موجود تھے۔

خواتین ریزرویشن کی آڑ میں حد بندی پر بل پیش کرنا جمہوریت کی توہین ہے: سکھ دیو بھگت



عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: پارلیمنٹ کا اجلاس دوبارہ شروع ہونے سے قبل خواتین ریزرویشن بل اور حد بندی کو لے کر سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ دریں اثنا، لوہردگا کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور قومی پارٹی کے رہنما سکھدیو بھگت نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت مسلسل پارلیمانی روایات اور جمہوری اصولوں کو پامال کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین ریزرویشن جیسے اہم مسئلے کی آڑ میں کل جماعتی اجلاس اور وسیع بحث کے بغیر صرف اکثریت کی بنیاد پر حد بندی جیسے سنگین اور حساس مسئلے پر بل پیش کرنا جمہوریت کی روح کے خلاف ہے۔ ایم پی بھگت نے سخت الفاظ میں کہا کہ مودی حکومت پارلیمانی روایات پر یقین نہیں رکھتی۔ پہلے یہ ایم ایل اے، ایم پی، حکومتیں چراتا تھا اور اب یہ پارلیمانی روایات کو بھی ہائی جیک کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی کا مسئلہ ملک کے سیاسی اور آئینی منظر نامے کو متاثر کرے گا۔ ایسے اہم معاملے پر تمام سیاسی جماعتوں سے سنجیدہ بات چیت ہونی چاہیے۔ اس مسئلے پر جامع بحث کے لیے آل پارٹیز اجلاس بلایا جائے، تاکہ کسی طبقے یا علاقے کے مفادات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ خواتین کے ریزرویشن سے متعلق وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے بھگت نے کہا کہ وزیر داخلہ کو اس موضوع کی تاریخ اور حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ خواتین کے ریزرویشن کی لڑائی سب سے پہلے کس نے شروع کی؟ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی نے خواتین کی سیاسی نمائندگی کے لیے طویل جدوجہد کی تھی۔ کانگریس نے ہمیشہ خواتین کے حقوق اور احترام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں۔ بھگت نے کہا کہ کانگریس محض اعلانات پر نہیں بلکہ عمل میں یقین رکھتی ہے۔ خواتین کا ریزرویشن ایک آئینی حق ہے اور اسے سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرنے کے بجائے وسیع اتفاق رائے سے نافذ کیا جانا چاہیے۔

مرکزی حکومت کی ٹیم نے نواڈی پاڑا پی ایم شری اسکول کا معائنہ کیا

انتظامات کی ہوئی تعریف، اس درمیان بچوں نے اساتذہ کی کمی کا مسئلہ اٹھایا



عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: جمعہ کے روز، مرکز حکومت کے نمائندوں کی ایک ٹیم نے پی ایم شری گورنمنٹ مڈل اسکول، نواڈی پاڑا کا معائنہ کیا۔ اسکول کی تعلیمی، ہم نصابی اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران، ٹیم کے اراکین نے اسکول کے بہترین انتظامات، دستیاب وسائل اور طلباء کی فعال شرکت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے اسکول میں ہونے والی مختلف سرگرمیوں کی تعریف کی اور اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ معائنہ کرنے والی ٹیم میں انیل کمار، پراوس سکدار، راکیش مینا، سچن کمار، وشال ہیمبرم، پرمجیت، ونود کمار سسودیا اور وویک ٹیل گوتم شامل تھے۔ ٹیم نے دوپہر کے کھانے کی اسکیم، تدریس کے معیار، اسکالرشپ کی ادائیگی، لائبریری، سائنس لیب، کمپیوٹر لیب، ثقافتی سرگرمیوں، بیت الخلا، ہاتھ دھونے کے انتظام، کچن گارڈن، کھیلوں اور کیمپس کی صفائی کا قریب سے معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران ٹیم نے مختلف مقابلوں میں اسکول کے طلباء کی جانب سے حاصل کیے گئے انعامات اور کامیابیوں کا بھی مشاہدہ کیا۔ بچوں کی صلاحیتوں اور کامیابیوں سے متاثر ہو کر، انہوں نے ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں ترقی کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لیے اسکول کے کام کی تعریف کی۔ معائنہ کا ایک اہم پہلو طلباء کے ساتھ ٹیم کا براہ راست ربط وضبط تھا۔ ٹیم کے ارکان نے اپنے ماہرین تعلیم، اسکول کی سہولیات اور روزمرہ کی سرگرمیوں کے دوران درپیش چیلنجز کے بارے میں دریافت کیا۔ معائنے کے دوران، طلباء نے کھل کر اپنے تحفظات کا اظہار کیا، یہ کہتے ہوئے کہ اساتذہ کی کمی سیکھنے کو متاثر کر رہی ہے۔ انہوں نے مناسب اساتذہ کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ بچوں نے بینچوں اور میزوں کی کمی کا مسئلہ بھی نمایاں طور پر اٹھایا۔ اسکول کے خاندان نے امید ظاہر کی کہ متعلقہ محکمے اور حکومت معائنہ کے دوران سامنے آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں گے، تاکہ طلبہ کے لیے بہتر تعلیمی ماحول اور ضروری وسائل کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس موقع پر لوہردگا صدر زونل آفیسر، ہیڈ ماسٹر ارون رام، سائنس ٹیچر راہل کمار، سمترا ٹوپو، انوپ ایکا، نیلم کماری، سنیتا دیوی، سمن دیوی، پشپا دیوی سمیت دیگر موجود تھے۔

امباٹولی، لوہردگا میں مویشی علاج کیمپ کا انعقاد، 25 مویشی مالکان کے مویشیوں کا علاج کیا گیا

عوامی نیوز نمائندہ

کسکو لوہردگا: یوم تاسیس کے پکھواڑہ کے تحت پاکھر پنچایت کے امباٹولی سلیا پالگھر میں ایک مویشی علاج کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ محکمہ حیوانات اور پردان سنتھا کی پہل پر منعقدہ اس کیمپ میں 25 مستفیدین کے مویشیوں کا معائنہ اور علاج کیا گیا۔ مویشی مالکان میں ضروری ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ محکمہ دیہی علاقوں میں جانوروں کو بہتر صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے اس طرح کے کیمپ باقاعدگی سے منعقد کرتا ہے۔ کیمپ میں مویشیوں کے مالکان کو مویشیوں کی مناسب دیکھ بھال، باقاعدہ ویکسینیشن، مصنوعی حمل، اور متوازن خوراک کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ مویشی پالنے کے ماہرین نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے جانوروں کی صحت کی نگرانی کریں اور بیماری کی کسی بھی علامت کا بروقت علاج کریں۔ کیمپ میں ڈاکٹر جاسن بھنگڑا، اے آئی ورکر بسنت کمار مہتو، اوراکشے کمار سنکھ، موبائل ایمبولینس سروس کے ساتھ موجود تھے۔ اس موقع پر ڈپٹی پرمکھ رام جیت لوہرا، پردان سنتھا کے اجول کمار داس، راجیشوری منج، پردان سکو کی پشپا اوراواں، روشنی کماری اور دیگر موجود تھے۔ مویشی پالنے والے کسانوں نے گاؤں میں علاج اور ادویات کی فراہمی کے لیے میڈیکل کیمپ لگانے کے اقدام کی تعریف کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سہولت سے ان کے وقت اور پیسے کی بچت ہوئی، علاج کے لیے دور تک جانے کی ضرورت ختم ہوگئی۔

یوم دستور پر بانو بلاک آفس میں حلف لینے کے ساتھ ہی آئین کی تمہید پڑھی گئی



عوامی نیوز نمائندہ

بانو رمڈیگا: یوم دستور کے موقع پر ضلع کے بانو بلاک میں ایک اجتماعی حلف برداری کی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں آئین کی تمہید پڑھی گئی۔ شرکاء نے آئین کی اقدار کو اپنانے کا عہد کیا۔ یوم آئین کے موقع پر جمعرات کو بنو بلاک آفس میں حلف برداری کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور سرکل آفیسر نعیم الدین انصاری نے کی۔ تقریب کے دوران، بلاک اور سرکل دفاتر کے عہدیداروں، عملے اور گاؤں والوں نے اجتماعی طور پر ہندوستانی آئین کا تمہید پڑھا اور اس کی اقدار کو برقرار رکھنے کا عہد کیا۔ تقریب میں موجود افراد نے اپنی زندگیوں میں انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کے اصولوں کو اپنانے اور ان کی حفاظت کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ ہندوستانی آئین ملک کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ یہ تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے اور ملک کے جمہوری نظام کی مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس موقع پر بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی آئین کی تیاری میں نمایاں خدمات کو بھی یاد کیا گیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئین میں درج نظریات اور حقوق سے آگاہ ہو۔ اس تقریب میں بلاک اور سرکل آفس کے تمام عہدیداران اور عملہ کے ساتھ گاؤں والوں نے شرکت کی۔

اوبی سی کیلئے 60 فیصد ریزرویشن اور ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ، صدرِ جمہوریہ کو میمورنڈم پیش



عوامی نیوز نمائندہ

مشرقی سنکھ بھوم: یوم آئین کے موقع پر جمعرات کو مول نواسی سنگھ نے مول نواسی بہوجن سماج کے مختلف مسائل کے حل کے مطالبے کو لے کر ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا۔ اس دوران تنظیم نے صدرِ جمہوریہ کے نام ایک مطالباتی یادداشت مشرقی سنکھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کے توسط سے پیش کی۔ یادداشت میں او بی سی، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی برادریوں کے سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے فوری آئینی اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ مول نواسی سنگھ نے ملک بھر میں تمام ذاتوں اور طبقات کی ذات پر مبنی مردم شماری کرانے اور ان کی آبادی کے تناسب سے مرکزی و ریاستی حکومتوں کے تمام محکموں میں نمائندگی یقینی بنانے پر زور دیا۔ اس کے علاوہ قومی عدالتی تحمیشن قائم کر کے ضلعی عدالتوں، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں او بی سی، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی برادریوں کو مناسب نمائندگی اور ریزرویشن دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ تنظیم نے کہا کہ ان برادریوں کی سماجی اور تعلیمی ترقی کے لیے مرکزی بجٹ میں الگ سے مناسب رقم مختص کی جائے۔ متعلقہ طبقات کی ترقی کے لیے مقررہ رقم اسی مقصد پر خرچ کی جائے اور اسے دوسرے محکموں یا منصوبوں کو منتقل نہ کیا جائے۔ اس موقع پر جھارکھنڈ میں او بی سی ریزرویشن بڑھا کر 60 فیصد کرنے کا مطالبہ بھی اٹھایا گیا۔ تنظیم نے کہا کہ آئین میں دیے گئے حقوق اور سماجی انصاف کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حکومت کو ٹھوس اقدامات کرنے چاہییں۔ مول نواسی سنگھ نے اسے پھولے، شاہو اور امبیڈکر کے نظریات سے متاثر تحریک قرار دیتے ہوئے بہوجن سماج کے حقوق اور وقار کی جدوجہد کو آگے بڑھانے کا عزم ظاہر کیا۔ یوم آئین کے موقع پر پیپلز پارٹی آف انڈیا ڈیموکریٹک (پی پی آئی ڈی) کی جانب سے ملک گیر آئینی جشن، آئین سے آگاہی اور مارچ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کے ذریعے آئین کے بارے میں بیداری بڑھانے اور دس آئینی دفعات پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ جھارکھنڈ کے یوم تاسیس کے حوالے سے ریاست کی تشکیل کے مقاصد اور سماجی انصاف کے سوالات کو بھی نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔

گرڈیہ میں ہولڈنگ ٹیکس کی وصولی تیز

کارپوریشن نے بڑے نادہندہ اداروں کو نوٹس جاری کیا



عوامی نیوز نمائندہ

گرڈیہ: میونسپل کارپوریشن نے لاکھوں روپے کے بقایا ہولڈنگ ٹیکس کے ساتھ بڑے اداروں کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ میونسپل کمشنر وجے سنگھ بروائی قیادت میں کارپوریشن ٹیم نے ایک خصوصی ریکوری مہم شروع کی اور جے پوریہ میرج ہال، راجہ اسٹیل فیکٹری اور حمزہ میرج ہال سمیت کئی اداروں کو ڈیمانڈ نوٹس جاری کیے۔ متعلقہ اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقررہ مدت میں بقایا ٹیکس ادا کریں۔ مہم کے دوران کارپوریشن ٹیم نے اس میں شامل عمارتوں اور احاطے کی پیمائش بھی کی۔ مقصد عمارتوں کے اصل رقبہ اور تعمیراتی صورتحال کا جائزہ لینا اور ہولڈنگ ٹیکس کا درست تعین کرنا ہے۔ میونسپل کمشنر وجے سنگھ بیروہ نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے ریونیو کی وصولی کو مضبوط بنانا اولین ترجیح ہے۔ تمام ہولڈنگ ہولڈرز پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قانونی کارروائی کا سامنا کرنے سے بچنے کے لیے اپنے ٹیکس بروقت ادا کریں۔ انہوں نے واضح طور پر خبردار کیا کہ بڑے نادہندگان کے خلاف خصوصی مہم جاری رہے گی۔ مقررہ مدت کے اندر بقایا رقم ادا کرنے میں ناکام رہنے والوں کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ اس مہم میں ڈپٹی میونسپل کمشنر، ریونیو نوڈل آفیسر اور ریونیو برانچ کی ٹیم شامل تھی۔

جنگلی ہاتھی کے حملے میں کسان کی موت سے مقامی لوگ مشتعل

محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کو گھیرا



عوامی نیوز نمائندہ

گرڈھوا: پلامو سے متصل ضلع گڑھوا کے رمکنڈا تھانہ علاقے کے اوپری ٹولہ (پتھلا ہی ٹولہ) میں ایک جنگلی ہاتھی نے ایک معمر کسان کو کچل کر ہلاک کر دیا۔ کسان صبح سویرے اپنے مویشیوں کو چرانے کے لیے جنگل سے متصل کھیت کی طرف لے جا رہا تھا۔ اندھیرا ہونے کے باعث وہ ہاتھیوں کی نقل و حرکت کا اندازہ نہیں لگا سکا اور حملے کا شکار ہوگیا۔ متوفی کی شناخت اوپری ٹولہ کے رہنے والے 50 سالہ سنتوشی یادو کے طور پر ہوئی ہے۔ واقعے کے بعد مشتعل دیہاتیوں نے موقع پر پہنچنے والے محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کو گھیر لیا۔ انہیں یرغمال بنائے جانے کی بھی اطلاعات ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق جمعرات کی علی الصبح سنتوشی یادو اپنے مویشیوں کو چرانے کے لیے جنگل سے متصل کھیت کی طرف لے جا رہے تھے۔ اسی دوران اچانک جنگل کی جانب سے ہاتھی نکلے اور ان پر حملہ کر دیا۔ ہاتھی نے انہیں سونڈ میں لپیٹ کر کئی بار زمین پر پٹخا اور پھر گھسیٹتے ہوئے جنگل کی طرف لے گیا، جہاں انہیں کچل کر ہلاک کر دیا۔ بعد میں لاش کو بری طرح مسخ کر کے موقع پر چھوڑ دیا گیا۔ مقررہ وقت گزرنے کے باوجود سنتوشی یادو گھر واپس نہیں آئے تو اہلِ خانہ نے ان کی تلاش شروع کی۔ جنگل سے متصل کھیت کی طرف جانے پر انہیں ہاتھیوں کے قدموں کے نشانات ملے۔ دیہاتی تلاش کرتے ہوئے جنگل کی طرف گئے تو سنتوشی یادو کی لاش بری طرح مسخ شدہ حالت میں ملی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی دیہاتی جمع ہوگئے اور مناسب معاوضے کے ساتھ ہاتھیوں سے پیدا ہونے والے مسائل کے مستقل حل کا مطالبہ کرتے ہوئے موقع پر پہنچنے والے محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کو گھیر لیا۔ مشتعل مقامی لوگ اپنے مطالبات پر مصر ہیں۔ واقعے کے بعد سے متوفی کے اہلِ خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔

مسلمانوں کو خیرات نہیں، انصاف چاہیے: الحاج منظر امین



عوامی نیوز نمائندہ

شاکر عظیم آبادی: راشٹریہ جنتا دل اقلیتی کمیٹی کے قومی جنرل سکریٹری الحاج منظر امین نے کہا کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، جہاں حکومت عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلائی جاتی ہے۔ جمہوری نظام میں قوموں کی قسمت کے فیصلے بازاروں اور چوراہوں پر نہیں بلکہ ایوانوں اور پارلیمنٹ میں کیے جاتے ہیں۔ وہیں قوانین بنتے ہیں، پالیسیاں طے ہوتی ہیں اور ملک وقوم کے مستقبل کا تعین کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایسے جمہوری ملک میں ہندوستان کی دوسری سب سے بڑی اکثریت یعنی مسلمانوں کو نظر انداز کیا جانا افسوسناک ہے۔ پارلیمنٹ اور قانون ساز اداروں میں پہنچنے والے مسلم نمائندے مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہوتے ہیں، اس لیے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق، تحفظ اور مسائل کو مؤثر انداز میں ایوانوں میں اٹھائیں۔ الحاج منظر امین نے کہا کہ مسلمانوں کو خیرات نہیں بلکہ انصاف چاہیے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی نئی نسل میں بدلتا ہوا رجحان اور بڑھتی ہوئی خود اعتمادی مستقبل کے لیے مثبت امکانات پیدا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خود احتسابی اور خود اعتمادی کا یہ عمل ایک مسلسل جدوجہد ہے، جس کے اثرات امریکہ، اسرائیل، فرانس اور انگلینڈ سمیت مختلف ممالک میں بھی دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اکیسویں صدی نئے امکانات اور نئے مواقع کی صدی ہے۔ ہماری نئی نسل میں بیداری، خود اعتمادی اور آگے بڑھنے کا جذبہ ایک روشن اور درخشاں مستقبل کی دستک ہے۔

بانکا گاؤں میں 79 سال کا انتظار ختم، گاؤں میں نئی سڑک کی ہوگی تعمیر

عوامی نیوز نمائندہ

چترا: ہنٹر گنج بلاک کے جبڑا پنچایت کے تحت بانکا گاؤں کے لوگوں کا طویل انتظار ختم ہونے والا ہے، جو آزادی کے بعد سے پکی سڑک کا انتظار کر رہے تھے۔ پہلی بار گاؤں میں پی سی سی سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے۔ تقریباً 600 میٹر لمبی سڑک ڈی ایم ایف ٹی فنڈز سے 4778800 کی لاگت سے بنائی جا رہی ہے۔ اس دیرینہ مطالبہ پر کام شروع ہونے سے گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور گاؤں والے اسے ترقی کی جانب ایک بڑی کامیابی مان رہے ہیں۔ اب تک، بانکا گاؤں کو مرکزی سڑک سے جوڑنے والی سڑک کچی اور خستہ حالت میں تھی۔ عام دنوں میں بھی اس سڑک پر چلنا گاؤں والوں کے لیے ایک چیلنج تھا، جب کہ برسات کے موسم میں کیچڑ اور پھسلن کی وجہ سے سفر کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ گاؤں والوں کو چھوٹی اور بڑی دونوں ضروریات کے لیے مرکزی سڑک تک پہنچنے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں کے لوگ طویل عرصے سے بنیادی ترقیاتی سہولیات سے محروم تھے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ پکی سڑک کا مطالبہ برسوں سے عوامی نمائندوں اور متعلقہ حکام سے اٹھایا جا رہا ہے۔ اب چترا ایم پی، چترا ایم ایل اے، ضلع کونسل ممبر اور مکھیا کی کوششوں کی بدولت تعمیراتی کام کی شکل اختیار کرنا شروع ہوگئی ہے۔ اس سے گاؤں والوں میں ایک نئی امید پیدا ہوئی ہے۔ سڑک کے مکمل ہونے کے بعد گاؤں کو مرکزی سڑک سے جوڑ دیا جائے گا اور لوگوں کو طویل عرصے سے چل رہے نقل و حمل کے مسئلہ سے نجات مل جائے گی۔ سڑک تعمیر کے آغاز پر، گاؤں والوں نے ایم پی، ایم ایل اے، ڈسٹرکٹ کونسل ممبر اور مکھیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ گاؤں کی دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے کی طرف یہ ایک قابل ستائش قدم ہے۔ گاؤں والوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ تعمیراتی کام مکمل طور پر معیار کے مطابق ہو اور سڑک کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Saturday, 28th November 2026

عوامی نیوز کولکاتا
سنیچر ۲۸ رنومبر ۲۰۲۶ء



دوسرے ٹیسٹ میں ہندوستان کو نیوزی لینڈ سے ملی زبردست ٹکر، پہلے دن کیوی ٹیم کا اسکور 5/246

27 رنومبر: ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک نیوزی لینڈ نے 5 وکٹوں کے نقصان پر 246 رن بنا لیے ہیں۔ یہ میچ کرائسٹ چرچ کے ہیگلے اوول میدان پر کھیلا جا رہا ہے، جس میں ہندوستانی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گرنور برار نے اس ٹیسٹ میں اپنا ڈیبیو کیا ہے اور ڈیوون کونوے کو ریڈ بال کیریئر کا اپنا پہلا شکار بنایا۔ ٹاس ہارنے کے بعد نیوزی لینڈ کو بلے بازی میں اچھی شروعات ملی، کیونکہ ٹام لیتھم اور ڈیوون کونوے نے پہلی وکٹ کے لیے 77 رن جوڑ دیے تھے۔

ایک وقت نیوزی لینڈ بہت مضبوط پوزیشن میں تھی اور 110 رن کے اسکور تک اس نے صرف ایک وکٹ گنوائی تھی۔ لیکن 110 رن کے اسکور پر ہی کیوی ٹیم نے دوسری، تیسری اور چوتھی وکٹ گنوا دی۔ پہلے آکاش دیپ نے ٹام لیتھم کو 59 رن کے اسکور پر آؤٹ کر دیا۔ اس کے بعد انشول کمبوج نے اپنا کمال دکھایا اور اچھی بلے بازی کر رہے ہنری نکولس کو پویلین بھیج دیا۔ رچن روبندر نے 9 گیندوں کا سامنا کیا، لیکن اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکے۔ انہیں بھی آکاش دیپ نے اپنا شکار بنایا۔



پہلے دن صرف دو سراسیشن ہندوستانی ٹیم کے نام رہا، جس میں ہندوستانی ٹیم نے 24 اوورز گیند بازی کرتے ہوئے صرف 54 رن دیے اور 3 وکٹ حاصل کیے۔ پہلے 2 سیشن کے بعد نیوزی لینڈ کی ٹیم کافی پیچھے ہو گئی تھی۔ ابتدائی 2 سیشن میں 50 اوور کھیلنے کے بعد کیوی ٹیم صرف 131 رن بنا سکی تھی اور اس کی 4 وکٹیں گر چکی تھیں۔ تیسرے سیشن میں نیوزی لینڈ نے تیزی سے اسکور آگے بڑھایا اور 35 اوورز میں 115 رن جوڑے، اور اس دوران اس کی صرف ایک وکٹ گری۔ ٹام بلنڈل اور گلین فلپس کے درمیان 62 رن کی شراکت داری نے کیوی ٹیم کو اس مقابلے میں دوبارہ مضبوط پوزیشن میں پہنچا دیا۔

گیند بازی میں ہندوستان کی جانب سے اب تک آکاش دیپ نے سب سے زیادہ 2 وکٹ حاصل کیے ہیں۔ ان کے علاوہ انشول کمبوج، واشنگٹن سندر اور گرنور برار نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ پہلے دن ہندوستانی گیند بازی کے حملے کی قیادت کرنے والے جسپریت بمراہ کو کوئی کامیابی نہیں ملی۔



ممبئی انڈینس کے کپتان ہاردک پانڈیا کنکس الیون پنجاب گئے تو ممبئی انڈینس نے ہٹ مین روہت شرما کو کپتان مقرر کر دیا۔

انڈیا میں کرکٹ کی ساری دلچسپی صرف آئی پی ایل سے!

کولکاتا 27 نومبر: اس وقت بی سی سی آئی کو اس کی فکر نہیں ہے کہ انڈیا کی ٹیم ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کی دوڑ سے کافی پیچھے ہو چکی ہے جب اس نے نیوزی لینڈ کے خلاف پہلا ٹسٹ ڈرا کھیلا جس میں محمد سراج کو ٹیم میں جگہ نہ ملنے پر بھی نے سلیکشن کمیٹی اور چیف کوچ گوتم گمبھیر اور بالنگ کوچ مورنے مورکل کو تاڑا اب اگر دوسرے ٹسٹ میں انڈیا کی ٹیم ڈرا کھیلتی ہے یا اسے شکست ہو جاتی ہے تو پھر اس کا ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ میں حصہ لینے کا خواب محض خواب بن کر رہ جائے گا۔ اس وقت ایمرلنگ ایشیا کپ میں انڈیا پاکستان کے مقابلے 48 رنوں سے اور پھر سیمی فائنل میں سری لنکا کے مقابلے میں 8 وکٹوں سے ملی شکست کے بعد انڈین ٹیم خلیجی ملک سے خراماں خراماں واپس لوٹ آئی، لیکن ان ناکامیوں سے انڈین ٹیم کو کوئی مطلب نہیں ہے اسے صرف 2027 کے آئی پی ایل سے دلچسپی ہے اور اسپونسرس کے بڑے بڑے مقابلے کی خبریں بھی مختصر طور پر سامنے نظر آتی ہیں جبکہ آئی پی ایل 2027 کو تماشایاں جگہ ملتی ہے اور کئی کھلاڑی کوئی ٹیم کے لئے کھیل رہا ہے اور کوئی نہیں ہے یہ سارے خرافات اس خبر میں دیکھنے کو ملتے ہیں جبکہ اب بھی اس حقیقت کو جان چکے ہیں کہ آئی پی ایل کے کھیل سجھوتہ شدہ ہوتے ہیں اور کس ٹیم کو ہارنا ہے اور کسے جیتنا ہے اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو جاتا ہے۔ آئی پی ایل کا ہر میچ گوٹ اپ ہوتا ہے۔ بالفرض محال گر چہ ٹورنامنٹ دیانت داری سے کھیلا جاتا ہے تو پھر بھی اس کی کوئی اہمیت نہیں ہونی چاہئے لیکن بی سی سی آئی کے تمام عہدیدادان صرف آئی پی ایل کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں کروڑوں کی ہیرا پھیری ہوتی ہے۔ ہر بالر کی ہر گیند کی الگ الگ قیمت مقرر ہوتی ہے اور ہر بلے باز کا ایک ایک رن بکاؤ ہوتا ہے۔ لیکن اس چوری چماری کے کھیل سے سبھوں کی دلچسپی وابستہ ہے۔ ابھی انڈین ٹیم کے کوچ گوتم گمبھیر کو نیوزی لینڈ سیریز کے بعد ٹیم سے نکال دیا جائے تو آئی پی ایل کی کسی ٹیم کے کوچ یا ڈائرکٹر یا اے ڈی سی بن جائیں گے لیکن انڈین کرکٹ کو زوال سے ہمکنار کر کے انہیں کیا ملے گا۔

ارجنٹینا کے کوچ کو یقین ہے کہ میسی 2030 کا ورلڈ کپ کھیلیں گے

کلب سائیڈ فٹ بال میں کرسٹیانو رونالڈو 1000 گول سے 13 گول پیچھے

میامی 27 نومبر: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لائنل میسی اور کرسٹیانی رونالڈو کو اب لوگ بھولتے جا رہے ہیں کیوں کہ دونوں ہی انٹرنیشنل فٹبال کیریئر کو ختم کر چکے ہیں اور اس وقت صرف کلب سائیڈ فٹ بال کھیل رہے ہیں۔ اگر ارجنٹینا کے ہیڈ کوچ کا کہنا ہے کہ انہیں میسی کی ضرورت ہے اور 2030 ورلڈ کپ میں وہ آخری مرتبہ اس یونگ لیجنڈ کو فیلڈ کرنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ میسی اور رونالڈو دونوں ہی چار چار ورلڈ کپ کھیل چکے ہیں جس میں میسی کی کپتانی میں 2018 میں ارجنٹینا رنرز اپ ہوئی تھی پھر 2022 میں میسی کی کپتانی میں ورلڈ کپ جیتا اور 2026 میں میسی کی کپتانی میں پھر رنرز اپ ہوئی جب اسپین نے بازی ماری تھی۔ میسی کی کپتانی میں ارجنٹینا نے دو مرتبہ کوپا کپ امریکہ بھی جیتا۔

دوسری طرف رونالڈ پرتگال کو کبھی فائنل تک نہیں پہنچا سکے البتہ کلب سائیڈ فٹ بال میں ریئل میڈرڈ، جوونٹس جیسی ٹیموں کو اسپینی لیگ اور یورو پین لیگ میں چمپئن کرایا نیز یقورو کپ میں پرتگال کو چمپئن کرایا، رونالڈو نے تقریباً 200 انٹرنیشنل میچ میں پرتگال کی نمائندگی کی اور کپتانی کی اور 167 گول اسکور کئے اور اس کا یہ ریکارڈ ممکن کیا لیمانی ایبا، ہیری کین، ہالینڈ یا الایمن یمال توڑ سکے تو توڑ دے، دوسری طرف رونالڈو نے کلب سائیڈ فٹ بال مین گزشتہ 25 برسوں کے دوران 987 گول اسکور کر لئے ہیں اور وہ اپنے 1000 گول سے صرف 13 گول پیچھے ہیں۔ دوسری طرف میسی نے انٹرنیشنل میچوں میں ارجنٹینا کے 149 میچوں میں شرکت کی اور 113 گول اسکور کئے اور انٹرنیشنل کے علاوہ کلب سائیڈ فٹ بال میں اس نے 913 گول کئے اور 1000 سے وہ 87 گول پیچھے ہے اور میسی کا بہانہ ہے کہ وہ کلب سائیڈ فٹ بال 2028 تک کھیلیں گے اور 1000 گول کا ہدف پورا کریں گے لیکن انہوں نے 2030 ورلڈ کپ میں کھیلنے کی بات سے انکار کیا کہ وہ اپنے والد سے بے حد پیار کرتے تھے اور وہی ان کے ٹیم منیجر ہوا کرتے تھے لیکن 2026 ورلڈ کپ کے بعد ان کا انتقال ہو گیا اور ان کی موت میرے لئے کسی سانحہ سے کم نہیں تھی اور میرا دل ٹوٹ گیا اور میں نے اپنے سارے ارمان ادھورے چھوڑ دئے اور انٹر نیشنل کو الوداع کہہ دیا، لیکن اس کے باوجود ارجنٹینا کے کوچ نے پورے یقین سے کہا کہ میسی اپنی ریٹائرمنٹ کو واپس لیں گے اور 2030 ورلڈ کپ کھیلیں گے۔

سری لنکا کی ٹیم فائنل میں داخل، سینتھ جے وردھنے اور لاستھ کرپسول کی سنچریوں کے سامنے ہندوستان نے ہتھیار ڈال دیے



27 رنومبر: اے سی سی مینز ایشیا کپ رائزنگ اسٹارز 2026 کے پہلے سیمی فائنل میں ہندوستان اے کو سری لنکا اے نے یک طرفہ انداز میں آٹھ وکٹوں سے شکست دے دی۔ جمعرات کو دوحہ کے ویسٹ اینڈ پارک انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں سری لنکا اے کے بلے باز لاستھ کرپسول اور سینتھ جے وردھنے نے شاندار سنچریاں اسکور کیں۔ اس میچ میں ہندوستانی گیند بازوں کو پورے میچ میں وکٹیں لینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سری لنکا نے ہدف 41.3 اوورز میں حاصل کر لیا۔ اس سے قبل، ہندوستان نے سیمی فائنل میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 317/8 رنز بنائے۔ ہندوستانی ٹیم کی جانب سے ابھیشیک شرما، تلک ورما اور شہباز احمد نے نصف سنچریاں اسکور کیں۔ سری لنکا اے کا مقابلہ اب اتوار یعنی 29 نومبر کو ہونے والے فائنل میں اج یعنی 27 ستمبر کو پاکستان اے اور بنگلہ دیش اے کے درمیان ہونے والے دوسرے سیمی فائنل کے فاتح سے ہوگا۔ میچ کے بہترین کھلاڑی سینتھ جے وردھنے رہے۔ ہندوستان اے کے رنز کے تعاقب کے جواب میں، لاستھ کرپسول اور سینتھ جے وردھنے نے سری لنکا اے کے لیے اننگز کا آغاز کیا۔ انہوں نے 21.3 اوورز میں پہلی وکٹ کے لیے 174 رنز جوڑے۔ تاہم ہندوستان اے نے آخر کار اس اسکور پر سینتھ جے وردھنے کو کھو دیا۔ شہباز احمد نے انہیں 21.3 اوور میں تنوش کوٹیان کے ہاتھوں کیچ کرایا۔ جے وردھنے نے 70 گیندوں پر 105 رنز کی دھواں دار اننگز کھیلی۔ اس کے بعد ہرشیت رانا نے 265 کے اسکور پر ہندوستان کو دوسری کامیابی دلائی۔ انہوں نے لاستھ کرپسول کو رنکو سنگھ نے کیچ کرایا۔ کرپسول نے 107 گیندوں پر 116 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ نشان مدوشکا (54 ناٹ آؤٹ) اور پون رتنائیکے (31) آخر تک ناٹ آؤٹ رہے اور ٹیم کو فتح دلائی۔

ہندوستان اے کے کپتان تلک ورما نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ ابھیشیک شرما (78)، تلک ورما (53)، اور شہباز احمد (54 ناٹ آؤٹ) نمایاں بلے باز رہے۔ سری لنکا اے کی جانب سے ثمن دھنجایا، جنیت لیانا گے اور روبندو فرنینڈو نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ ہندوستان اے کے لیے ابھیشیک شرما اور ویبھو سوریا ونشی نے اننگز کا آغاز کیا اور دونوں نے محتاط انداز میں آغاز کیا۔ پھر، انہوں نے جارحانہ انداز میں حملہ کرنا شروع کر دیا۔ جنیتھ لیانا گے نے آٹھویں اوور کی آخری گیند پر ویبھو سوریا ونشی کو آوٹ کیا۔ ویبھو نے 27 گیندوں میں 40 رنز بنائے جس میں چار چوکے اور تین چھکے شامل تھے۔ ویبھو کے آؤٹ ہونے کے بعد تلک ورما اور ابھیشیک نے محتاط انداز میں کھیلنا شروع کیا۔ ابھیشیک نے 37 گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ ابھیشیک نے 63 گیندوں میں 78 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ ان کی اننگز میں 11 چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ تلک ورما نے 66 گیندوں پر 53 رنز بنائے۔ انہوں نے اپنی اننگز میں تین چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ گیندان کے پیڈ پر لگی اور امپائر نے فوراً انگلی اٹھا دی۔ تلک کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر دیا گیا۔ روبندو فرنینڈو نے رنکو سنگھ کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے انڈیا اے کو بڑا دھچکا پہنچایا۔ رنکو اس فیصلے سے بالکل خوش نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے میدان چھوڑتے ہوئے امپائر سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ رنکو 21 گیندوں پر 12 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جس میں ایک چھکا بھی شامل تھا۔



Owned by Mr Prem Shankar and Published by Smt Sarmila Chakraborty and Printed by Ritesh Vajpeyi Printed at L.S.Publications Pvt Ltd. 4, Canel West Road, P.S - Narkeldanga and Published from 30, Chittaranjan Avenue,4th Floor, Kolkata- 700012. Editor Mr Khurshid Akhtar Farazi, **RNI No. WBURD/2014/56804**